Ko tō tātou kāinga tēnei

15 مارچ 2019 کو کرائسٹ چرچ کی دو مسجدوں
پر ہونے والے دہشتگرد حملے کے بارے میں
رائل کمیشن کی تحقیقاتی رپورٹ کا خلاصہ۔

[Urdu]

ROYAL COMMISSION OF INQUIRY
INTO THE TERRORIST ATTACK
ON CHRISTCHURCH MOSQUES
ON 15 MARCH 2019

TE KŌMIHANA UIUI A TE WHAKAEKE
KAIWHAKATUMA I NGĀ WHARE
KŌRANA O ŌTAUTAHI I TE
15 O POUTŪ-TE-RANGI 2019

26 نومبر 2020

Ko tō tātou kāinga tēnei کو
کی رپورٹ کا خلاصہ
تحقیقات کا رائل کمیشن
کرائسٹ چرچ پر دہشت گرد حملہ
15 مارچ 2019 کو مسجد
26 نومبر 2020 کو شائع ہوا
978-0-473-55386-9 (نرم احاطہ)
978-0-473-55387-6 (پی ڈی ایف)
(سی) کاپی رائٹ 2020
یہ دستاویز آن لائن دستیاب ہے
www.christchurchattack.royalcommission.nz
ECF اور FSC مصدقہ کاغذ کا استعمال کرتے ہوئے طباعت شدہ
وہ تیزاب سے پاک اور بایوڈیگریڈیبل بھی ہے۔

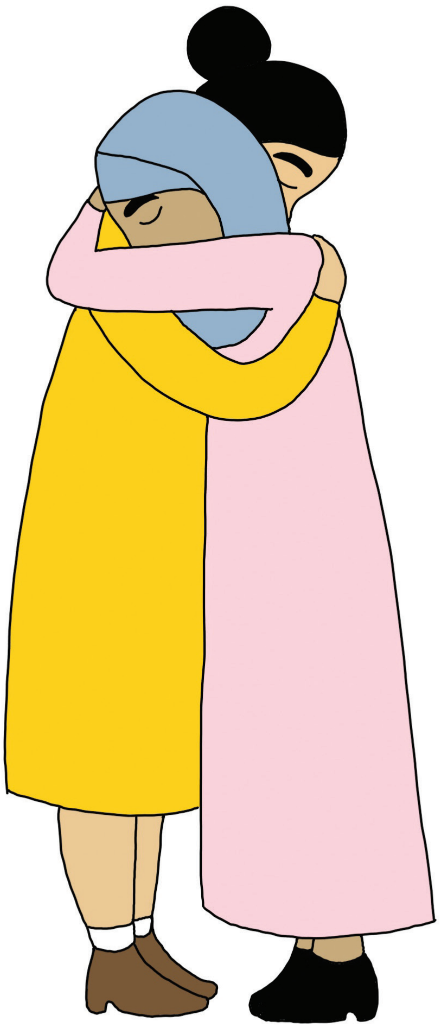

یہ آپ کا گھر ہے

اور آپ کو یہاں محفوظ

ہونا چاہیے تھا

[te reo Māori]

اس خاکہ اور تحریر کو مصور روبی جونز نے تحفتاً عنایت کیا۔
رائل کمیشن روبی کے فن اور سخاوت کی از حد قدر کرتا ہے۔

اعترافات

رائل کمیشن سمجھتا ہے کہ 15 مارچ 2019، اسلامی قمری کیلنڈر کے مطابق، 7 رجب 1440 تھا، جو کہ ساتویں اسلامی مہینے کا ساتواں دن ہے –

رائل کمیشن 51 شہداء کی قدر افزائی کرنے کا خواہشمند ہے۔ وہ ہماری تحقیقات کا محور رہے ہیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ 51 شہداء کی کہانیوں کو زندہ رکھا جائے گا اور ان کی کہانیاں ہماری اور آئندہ آنے والی نسلوں کی حوصلہ افزائی کرتی رہیں گی۔

رائل کمیشن کئی زندہ بچ جانے والوں اور گواہان کی بھی قدر افزائی کرنے کا خواہشمند ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ 51 شہداء کے ، خاندان اور دہشتگرد حملے میں زندہ بچ جانے والے اور گواہان اور انکے خاندان ایک پرسکون زندگی گزاریں گے۔

Kia whakatōmuri te haere whakamua

میں ماضی پر سختی سے نظریں جمائے الٹے قدموں مستقبل میں داخل ہوتا ہوں۔

یہ whakatauki یا ’ کہاوت ’ وقی سلسلے میں علق Māori

نقطہ نظر بیان کرتی

عبدالفاتح قاسم
احمد جمال الدین محمد عبدالغنی
ڈاکٹر امجد قاسم حامد
عارف محمد علی وہرا
اشرف المرصی راغب
فرہاج احسان
حاجی اشرف علی
حاجی محمد داؤد نبی
حمزہ الحاج مصطفیٰ
حسنٰی احمد
حسین محمد خلیل مصطفیٰ
کامل (محمد کمال) کامل درویش
خالد الحاج مصطفیٰ
لنڈا سوزان آرمسٹرانگ
محمد موصد محمد حسین
محمد عمر فاروق
منیر سلیمان
ڈاکٹر محمد عبدالصمد
محمد سہیل شاہد
موسی ولی سلیمان پٹیل
اسامہ عدنان یوسف ابوکویک
رمیض عارف بھائی وہرا
شیخ موسی نور اوّلی
سید جہانداد علی
طارق رشید عمر
زکریا تویان

عبدالقادر علمی
علی محمود المدنی
آنسی کاریپا کولام علی باوا
اشرف علی رزاق
عطا محمد عطا الایان
غلام حسین
حاجی مطیع اللہ صافی
حاجی محبوب اللہ لاکھر کھوکھر
ڈاکٹر ہارون محمود
حسین ہازم العمری
جنید اسماعیل
کرم بی بی
للک عبدالحامد
ایم ڈی مجمل حق
محمد عمران خان
محسن محمد الحربی
موقاد عدن ابراھیم
محمد حازق بن محمد ترمذی
محمد ذیشان رضا
نعیم رشید
عذیر قادر
صیاد احمد ملنی
سید عریب احمد
طلحہ نعیم
زکریا بھویا

This is our home

Ko hotau 'api eni

这是我们的家

Dies ist unser Zuhause

یہ ہمارا گھر ہے

Bu bizim evimiz

यह हमारा घर है

Ko tō tātou kāinga tēnei

這是我們的家

এটাই আমাদের বাড়ি

Nous sommes chez nous ici

دا زمونږ کور دی

Kani waa guriga naga

O le mātou 'āiga lenei

یہ ہمارا گھر ہے

مندرجات

اعترافات	4
پیش لفظ	9
ایگزیکٹو کا خلاصہ	12
مجموعی نتائج	22
تجاویز کا خلاصہ	25
اختتامی نوٹ	38

اسلام علیکم tēnā koutou

[1] ہم 51 شہداء کے خاندانوں، اور 15 مارچ 2019 کے دہشتگرد حملے میں زندہ بچ جانے والوں اور گواہان اور ان کے خاندانوں کی قدر افزائی سے آغاز کرتے ہیں جن کی زندگیاں ہمیشہ کے لیے تبدیل ہو گئی ہیں۔ دونوں مسجدوں میں جن لوگوں پر حملہ کیا گیا وہ نیوزی لینڈ کے باسی تھے جو پُر امن عبادت کے لئے اکٹھے ہوئے تھے۔ دہشتگرد نے 51 لوگوں کو قتل کیا اور مزید 40 کو قتل کرنے کی کوشش کی۔ اس کی ظالمانہ کاروائیاں قابل افسوس اور سمجھ سے باہر تھیں۔

[2] دہشتگرد حملے کا محرک انتہائی دائیں بازو کا اسلام مخالف نظریہ تھا۔ اس کا مقصد نیوزی لینڈ میں افراتفری اور بد نظمی کو ہوا دینا تھا۔ یہ مقصد ناکام ہوا۔ بعد میں آنے والے دنوں، ہفتوں اور مہینوں کے دوران، نیوزی لینڈ کے باسی متاثرین کے گرد اکٹھے ہوئے اور نسل پرستی، انتہاپندی اور انتہاپسند تشدد کے خلاف آواز بلند کی۔ یہ ہماری مشترکہ اقدار، ہماری اجتماعی زندگیوں اور نیوزی لینڈ میں رہائش کیا معنی رکھتی ہے کی قومی عکاسی کا ایک دور تھا۔

[3] ملک کو یہ جاننے کی ضرورت تھی کہ کیا واقعہ پیش آیا، اور کیوں، اور مستقبل کے حملوں کے خطرے کو کم کرنے کے لیے کیا کام کیا جانا چاہیے۔ اس تحقیقاتی رائل کمیشن کو قائم کیا گیا۔ ارکان کے طور پر کام کرنا ہمارے لیے باعث استحقاق و عزت تھا۔

[4] ہماری تحقیق کا محور وہ لوگ جو اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے، 51 شہداء کے خاندان، اور دہشت گرد حملے میں زندہ بچ جانے والے اور گواہان اور ان کے خاندان تھے۔ ہم ایک ثقافتی طور پر مناسب انداز میں سننا اور ملنا چاہتے تھے۔

[5] ہم ان لوگوں کے ممنون ہیں جنہوں نے فراخدلی کے ساتھ ہمیں اپنے گھروں میں خوش آمدید کہا۔ لوگوں نے اپنا دکھ اور صدمہ بیان کرنے کے علاوہ نیوزی لینڈ کے لیے اپنی محبت اور نیوزی لینڈ کی تمام برادریوں کے درمیان بہتر روابط کے لیے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ وہ لوگ جن کی زندگیاں تہہ و بالا ہو گئیں بہر حال مستقبل کو دیکھنے اور نیوزی لینڈ کے لیے پُر امید رہنے کے قابل تھے۔

[6] ہم نے اس "فرد" کی زندگی کی چھان بین کی جس نے دہشت گرد حملے کی منصوبہ بندی اور اس پر عمل درآمد کیا۔ ہم نے سرکاری شعبے کی ایجنسیوں سے سخت سوالات پوچھے، بالخصوص ان سے جنہیں نیوزی لینڈ کے باسیوں کو ایسے حملوں سے بچانے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔

[7] ہم معلومات اکٹھی کرنے سے لیکر سماجی ہم آہنگی کے موضوعات کے بارے میں نیوزی لینڈ اور بین الاقوامی ماہرین کی بڑی تعداد سے ملے۔ سینکڑوں لوگوں نے ہمارے ساتھ ملاقات کی، ہمیں خطوط لکھے، ثبوت پیش کیے اور ان کے انٹرویو کیے گئے۔ 1100 سے زائد لوگوں نے عرضداشتیں پیش کیں۔

[8] ہم ان تمام لوگوں کے مشکور ہیں جو اس قدر کھل کر اور دیانت داری کے ساتھ ہمارے ساتھ شامل ہوئے۔ نیوزی لینڈ کے تمام باسیوں کے مستقبل کے فائدے کے لئے اس تحقیق کی معاونت کرنے کی خاطر ہم نے ایک حقیقی اور دل کو چھو لینے والا ارادہ محسوس کیا۔ یہ خصوصی طور پر مسلم برادری کے ریفرنس گروپ کے لیے سچ ہے جس کی بصیرت نے ہماری رپورٹ میں انتہائی تعاون کیا۔ اسی طرح ہم "جسٹ کمیونٹی" اور "نیوگیٹ یور وے ٹرسٹ" کے بھی مشکور ہیں، وہ ادارے جنہوں نے 51 شہداء کے خاندانوں، اور دہشت گرد حملے میں زندہ بچ جانے والوں اور گواہان اور ان کے خاندانوں کے ساتھ ملنے میں ہماری معاونت کی۔

[9] ہم بین الاقوامی ماہرین اور آسٹریلیا، ناروے، برطانیہ اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی انٹیلیجنس اور سیکورٹی ایجنسیوں کے سربراہان کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے بخوشی اپنا وقت اور قیمتی مہارت عنایت کی۔ ہم لارڈ ہوگن-ہووئے QPM اور جان میکینون CNZM QSO کا خصوصی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے آزاد مہارت اور بصیرت فراہم کی جو ہماری تحقیق اور اس رپورٹ کے لیے انتہائی اہم تھی۔

[10] آخر میں ہم رائل کمیشن کے سیکرٹریٹ اور معاونت کرنے والے کونسلوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں ایک مضبوط طریقہ کار کو یقینی بناتے ہوئے اپنے متنوع نظریات، مہارتوں اور تجربے کو ہمارے کام میں استعمال کیا۔

[11] ہم نے اس رپورٹ میں تجاویز پیش کی ہیں جو وسیع پیمانے پر اور مفصل ہیں۔ ان کا ایک محفوظ تر اور زیادہ ہم آہنگ نیوزی لینڈ کی تعمیر میں انکا بنیادی کردار ہے۔

محترم سر ولیم ینگ KNZM
سربراہ

جیکی کائن
ممبر

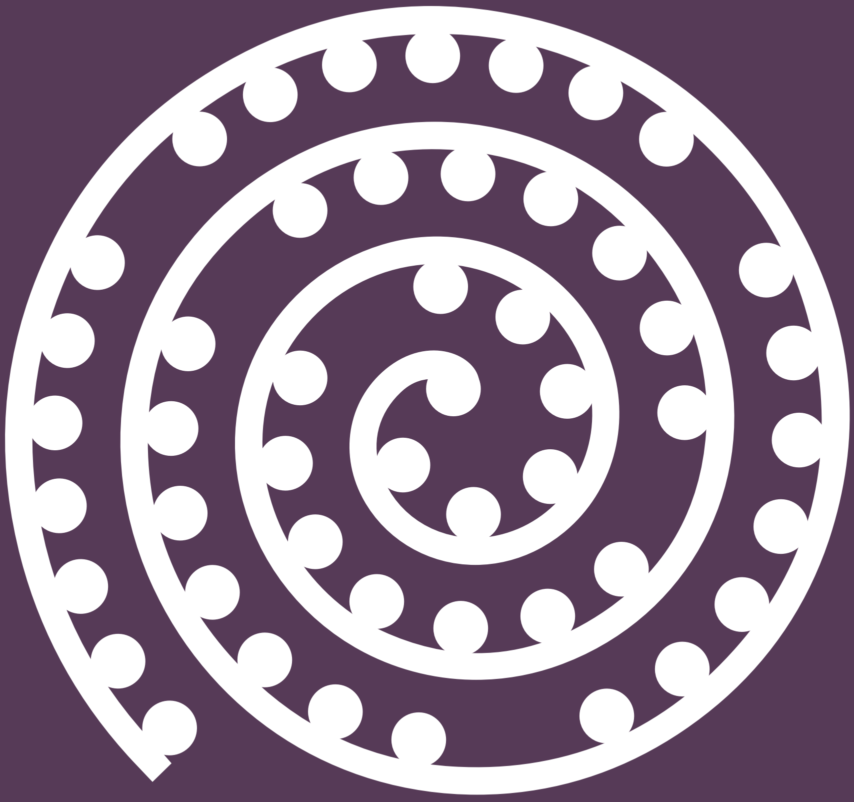

ہماری علامت ایک پائیدار اور دائمی Aotearoa سے متاثر ہے نیوزی لینڈ کا نشان، ایک koru

فرن کا کھلا ہوا پتہ امن، سکون، نمو، مثبت تبدیلی اور بیداری کی نمائندگی کرتا ہے۔ امن کا یہ رخ اسلام کے زندہ عقیدے کے معنی میں بھی موجود ہے۔

ہم ایک محفوظ تر اور زیادہ اجتماعی معاشرہ بننے کے لیے اس taonga اور نیوزی لینڈ کے باسیوں کے سامنے موجود سفر کے درمیان مماثلت قائم کرتے ہیں۔

سات کھلی ہوئی پتیوں کے سات مجموعوں پر مشتمل koru کی شکل بھی یہ ظاہر کرتی ہے کہ 15 مارچ 2019، اسلامی قمری کیلنڈر کے مطابق، 7 رجب 1440، جو کہ ساتویں اسلامی مہینے کا ساتواں دن تھا۔

ایگزیکٹو خلاصہ

[1] 15 مارچ 2019 کے تباہ کن حملے کے دس روز بعد، حکومت نے عوام کے انتہائی اہم مسائل کے لئے مخصوص، تحقیقاتی رائل کمیشن کے قیام کا اعلان کیا تاکہ چھان بین کی جائے اور رپورٹ پیش کی جائے کہ کیا واقعہ ہوا۔

[2] دہشتگرد حملہ برینٹن ہیریسن ٹیرنٹ نے کیا تھا، جو اس وقت سے دہشتگردی، 51 لوگوں کے قتل اور 40 لوگوں کے اقدام قتل کے جرم میں زیر حراست ہے۔ اب وہ بغیر پیرول کے تاحیات قید کی سزا بھگت رہا ہے۔ ہم اپنی رپورٹ میں اس کا حوالہ بالعموم "ایک فرد" کے طور پر دیتے ہیں۔ اس کا نام دوبارہ ظاہر نہیں ہو گا۔

[3] حکومت کی طرف سے طے کی گئیں دائرہ کار کی شرائط میں ہمیں تین وسیع شعبوں میں چھان بین کی ہدایات دی گئیں – "فرد" کی کاروائیوں، متعلقہ سرکاری شعبے کی ایجنسیوں کی کاروائیاں اور کوئی تبدیلیاں جو مستقبل میں ایسے دہشتگرد حملے کا سدِباب کر سکیں۔ اس کے لئے ثبوتوں کے تفصیلی اور فرانزک معائنے کی ضرورت تھی۔ اس کے نتیجے میں ہماری سوچوں کا دائرہ ان نظاموں اور اداروں کے گرد پھیل گیا جنھیں نیوزی لینڈ کے باسیوں کی حفاظت اور انہیں جوڑنے کے لیے بنایا گیا تھا۔

[4] ہمارے دائرہ کار کی شرائط کا تقاضا تھا کہ ہم ان چیزوں کی کھوج لگائیں:

4(a) کیا متعلقہ شعبے کی ایجنسیوں کو کوئی معلومات میسر تھیں یا کسی اور ذریعے سے دستیاب تھیں جو انہیں دہشت گرد حملے کے بارے میں خبردار کرتیں یا کر سکتی تھیں، اگر ایسی معلومات میسر تھیں یا کسی اور ذریعے سے دستیاب تھیں، تو ایسی کسی معلومات پر ایجنسیوں نے کیا ردِعمل دکھایا، اور کیا وہ ردِعمل مناسب تھا۔

(b) متعلقہ شعبے کی ایجنسیوں کا آپس میں رابطہ، بشمول کیا متعلقہ ایجنسیوں کے مابین معلومات کے تبادلے میں کوئی ناکامی تھی۔

(c) کیا متعلقہ شعبے کی ایجنسیاں دہشتگردی کی روک تھام کے وسائل کے نامناسب ارتکاز یا دیگر دہشتگردی کے خطرات پر ترجیحات کی بنا پر دہشتگرد حملے کے قبل از وقت تعین یا منصوبہ بندی میں ناکام ہوئیں۔

(d) کیا کوئی متعلقہ شعبے کی ایجنسی مطلوبہ معیارات کو پورا کرنے میں ناکام ہوئی یا کسی اور انداز میں غلطی پر تھی، خواہ کُلی طور پر یا جُزوی طور پر۔

(e) چھان بین کے مقصد سے متعلق کوئی دیگر معاملات جو مکمل رپورٹ مہیا کرنے کی حد تک لازمی ہوں۔

[5] ہم نے دیکھا کہ پہلے چار سوالات ہدایات کے مطابق بنیادی طور پر دہشتگرد حملے کے حوالے سے سرکاری شعبے کی ایجنسیوں کی غلطی دریافت کرنے کے حوالے سے تھے۔

[6] ہم سے مستقبل کے لیے تجاویز پیش کرنے کا بھی تقاضا کیا گیا تھا۔

[7] ہماری تحقیق کا محور 51 شہداء کے خاندان، اور دہشت گرد حملے میں زندہ بچ جانے والے اور گواہان اور ان کے خاندان تھے۔ ہمارے دائرہ کار کی شرائط میں سے ایک توقع مسلم برادری کے ساتھ جڑنا تھا، لیکن یہ درست اقدام بھی تھا۔ ہمیں اس طریقے سے بیش قدر بصیرت حاصل ہوئی۔

[8] ہم نے 51 شہداء کے خاندانوں، اور دہشت گرد حملے میں زندہ بچ جانے والوں اور گواہان اور ان کے خاندانوں سے دہشتگرد حملے کے جاری اثرات، بشمول سرکاری امداد حاصل کرنے میں درپیش مسائل، کے بارے میں سنا۔ مسلم برادری کے ساتھ وسیع پیمانے پر ملنے سے ہمیں سرکاری شعبے کے بارے میں مایوسیوں کا علم ہوا جو کئی سال پہلے سے موجود ہیں۔ مسلم برادریوں نے ڈھکے چھپے انداز میں نسل پرستی، امتیاز اور دہشتگردوں کے طور پر مشتبہ سمجھے جانے یا پیش آئے جانے کے علاوہ نفرت انگیز تقریر، نفرت پر مبنی جرم اور دہشتگردی کا نشانہ بننے کے اپنے خوف کے بارے میں بات کی۔

[9] ہم نے جن برادریوں سے بات کی وہ زیادہ سماجی ہم آہنگی دیکھنا چاہتے تھے اور تمام لوگوں کو محفوظ اور خوش آمدید کرنے میں مدد دینے کے لیے برادری کے درمیان قریبی رابطوں کی اپنی خواہش کے بارے میں ہمیں بتایا۔ سماجی ہم آہنگی کے براہ راست فائدے ہیں جن میں لوگوں کا اضافی پیداوار کے ساتھ خوشحال، بار آور اور شراکتی زندگی گزارنا شامل ہیں۔ اس کا اہم تر مطلب یہ بھی ہے کہ لوگوں کا انتہا پسند اور پر تشدد رویوں، بشمول دہشتگردی، کی جانب انتہا پسند بننے کا امکان کم ہوتا ہے۔

[10] ایک سخت عوامی تشویش یہ تھی کہ "فرد" کو آتشیں اسلحہ کا لائسنس دیا گیا۔ ہمیں موصول ہونے والی عرضداشتوں کا ایک بڑا تناسب آتشیں اسلحے کے مالکان کی جانب سے آیا جن میں آتشیں اسلحہ کے لائسنس کے طریقہ کار میں سختی، بڑی مقدار میں آتشیں اسلحہ اور گولہ بارود کی خریداری کے بہتر انداز میں سراغ لگانے کے لئے اقدامات اور پُر تشویش رویوں کے بارے میں اطلاع کرنے کی ذمہ داریوں کے بارے میں تجاویز تھیں۔ کئی ایک یہ محسوس کرتے تھے کہ فوجی طرز کے نیم خود کار آتشیں اسلحہ پر پابندی لگانا آتشیں اسلحہ کے ذمہ دار مالکان کے لیے ایک غیر ضروری سزا ہو گی، اس کی بجائے لائسنس کے نظام میں بہتری لانے کو ترجیح دیتے تھے۔

[11] حصہ 4: دہشتگرد، ہماری اس وسیع چھان بین کا نتیجہ ہے جو ہم نے "فرد" کی زندگی، اس کے پس منظر بالخصوص دہشتگرد حملے کے لئے اس کی منصوبہ بندی اور تیاری کے بارے میں کی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ممکنہ طور پر کچھ لوگ اس کے بارے میں پڑھنے کو ترجیح نہ دیتے ہوں، لیکن یہ بیان کرنا ہمارا فرض تھا کہ اس کے انتہا پسند نظریات کس چیز سے متاثر ہوئے، اس نے دہشتگرد حملے کے لیے نیوزی لینڈ کا انتخاب کیوں کیا اور وہ سرکاری شعبے کی ایجنسیوں کی نظروں میں آنے سے کیسے بچا۔

[12] وہ "فرد" ایک سفید فام آسٹریلوی مرد ہے جو مارچ 2019 میں 28 سال کا تھا۔ اس نے کم عمری سے ہی نسل پرستانہ رویہ دکھایا۔ بظاہر اس کی زندگی کے تجربوں نے ناراضگی کو بھڑکایا اور وہ ان لوگوں کے بارے میں جنہیں وہ خطرہ تصور کرتا تھا، انتہائی دائیں بازو

[13] وہ "فرد" 17 اگست 2017 کو نیوزی لینڈ میں آیا۔ ایک آسٹریلوی کی حیثیت سے وہ نیوزی لینڈ میں رہائش کا استحقاق

رکھتا تھا۔ اپنی آمد کے چند دنوں کے اندر ہی ڈنیڈن منتقل ہو گیا اور اس وقت کے بعد سے اس کی زندگی زیادہ تر دہشتگرد حملے کی منصوبہ بندی اور تیاری کے لئے وقف ہو گئی۔ ہم نے دہشتگرد حملے سے قبل اور اس کے دوران اس کے آن لائن پلیٹ فارموں کے استعمال کو دیکھا۔ ہم نے یہ معائنہ بھی کیا کہ "فرد" نے آتشیں اسلحہ کا لائسنس کیسے حاصل کیا اور اس کے بعد وہ آتشیں اسلحے اور گولہ بارود حاصل کرنے میں قانونی طور پر کیسے قابل ہوا۔ ہم نے کھوج لگایا کہ اس نے آتشیں اسلحہ کی مہارت حاصل کرتے ہوئے اور جم میں ورزش کرتے ہوئے اور موٹا ہونے کے لیے سٹرائیڈ کا استعمال کرتے ہوئے دہشتگرد حملے کی تربیت کیسے حاصل کی۔

[14] اس "فرد" کا کوئی قریبی دوست نہیں تھا اور وہ زیادہ تر سماجی اجتماعوں سے اجتناب کرتا تھا اور اس طرح وہ سماجی طور پر تنہا تھا۔ وہ مالی طور پر خود مختار تھا اور اس نے کافی سفر کئے تھے۔ اپنے دہشتگرد حملے کی تیاری اور منصوبہ بندی میں منظم اور یکسو تھا۔ وہ "فرد" اپنے آپ کو اچھی طرح پیش کر سکتا تھا اور اس انداز میں پیش آتا تھا کہ مشکوک نہ سمجھا جائے۔ اسے کسی ایسے شخص کے طور پر شناخت نہیں کیا گیا تھا جو خطرے کا باعث ہو۔ ہم رپورٹ میں اس کی وجوہات پر مزید بات کریں گے۔

[15] جیسا کہ ہم نے حصہ 4: دہشتگرد میں مفصل بیان کیا، ہم یہ اطمینان ہے کہ "فرد" نے تنہا کاروائی کی۔

[16] حصہ 5: آتشیں اسلحہ کا لائسنس میں ہم آتشیں اسلحہ کو بغور دیکھیں گے۔

[17] اس "فرد" کا نیوزی لینڈ میں تقریباً کوئی ماضی نہ ہونے کے باوجود آتشیں اسلحہ کے لئے اس کی درخواست ملک میں آمد کے تین ماہ کے اندر منظور ہو گئی۔ سفارش کنندہ کے طور پر اس نے اپنی بہن کا نام دیا لیکن، چونکہ وہ آسٹریلیا میں رہتی تھی، آتشیں اسلحہ لائسنس کے عملے نے متبادل سفارش کنندہ طلب کیا۔ آخرکار نیوزی لینڈ میں مقیم دو سفارش کنندگان (ایک بالغ اور ان کے والدین) "فرد" کے "دوستوں" کے طور پر بیان کردہ، نے اس کے لیے ایک "ٹھیک اور مناسب" شخص کے طور پر سفارش کی۔ اس بالغ نے (جس کا حوالہ ہم "کھیلوں کا دوست" کے طور پر دیتے ہیں) اس "فرد" کے ساتھ دس سال سے زائد عرصہ آن لائن کھیلیں کھیلی لیکن جسمانی طور پر اس پورے عشرے کے دوران صرف 21 دن اس کے ساتھ رہا۔ کھیل کے دوست کے والدین نے "فرد" کی چار سال سے زائد موجودگی کے دوران تقریباً صرف سات دن بسر کیے۔ دونوں صورتوں میں "فرد" کے ساتھ گزارا گیا وقت کبھی کبھار کا تھا۔

[18] ہم نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ آتشیں اسلحہ کے لائسنس کی درخواست کے عمل کے دوران یہ معلوم کرنے کے لئے ناکافی توجہ دی گئی کہ آیا کھیلوں کا دوست اور ان کے والدین مناسب سفارش کنندہ بننے کے لیے "فرد" کو اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ ہم یہ گفتگو کرتے ہیں کہ اگر درخواست کو اس وقت منظور نہ کیا گیا ہوتا یا شاید مختلف انداز سے سنبھالا گیا ہوتا تو کیا ہوتا۔

[19] ہمیں معلوم ہوا ہے کہ نیوزی لینڈ پولیس کا آتشیں اسلحہ لائسنس کے نظام کا انتظام مطلوبہ معیارات پر پورا نہیں اترتا۔ اس کی وجوہات میں لائسنس جاری کرنے والے عملے کی رہنمائی اور تربیت میں کمی اور ایسی درخواستوں کے ساتھ نمٹنے کے بارے میں نامکمل رہنمائی شامل ہیں جہاں

[20] سیاق و سباق کے حوالے کی خاطر، آتشی اسلحہ کے قانون میں ترامیم ہمارے دائرہ کار میں شامل نہیں ہیں، ہم نیم خودکار آتشیں اسلحہ کے ضابطے پر گفتگو کرتے ہیں۔ یہ نرم اور با آسانی استحصال کے لئے کھلا تھا اور "فرد" نے اس کے ساتھ کھلواڑ کیا۔ نیوزی لینڈ میں انتہائی مہلک ہتھیاروں کو دہشتگرد حملے میں استعمال کیے جانے کے خطرہ کو کئی مواقع پر پہچانا گیا۔

ایک تنبیہ 2011 میں اوسلو میں اور ناروے میں ایتعیا جزیرے پر دہشتگرد حملہ ہونے کے بعد آئی، جس میں ایک نیم خودکار رائفل کا استعمال کیا گیا تھا۔

[21] سرکاری شعبے کی ایجنسیوں کو دہشتگرد حملے سے قبل "فرد" کے بارے میں کیا معلوم تھا کا مفصل جائزہ ہم حصہ 6: سرکاری شعبے کی ایجنسیاں دہشتگرد کے بارے میں کیا جانتی تھیں میں لیتے ہیں۔ ہم نے وسیع تر سرکاری شعبے کی 217 ایجنسیوں سے مفصل سوالات پوچھے اور معلوم ہوا کہ دس ایجنسیوں کے پاس "فرد" کے حوالے سے معلومات موجود تھیں۔

[22] دہشتگرد حملے کے براہ راست حوالے کے ساتھ واحد معلومات ایک ای میل تھی جو "فرد" نے دہشتگرد حملہ شروع ہونے سے صرف آٹھ منٹ قبل پارلیمانی سروس (اس کے علاوہ سیاستدانوں، ذرائع ابلاغ اور انفرادی صحافیوں) کو بھیجی تھی۔ حملے کے بارے میں اہم معلومات (مقام کے حوالے سے) 74 صفحات پر مبنی منشور میں شامل تھی جسے ای میل کے ساتھ لگایا گیا تھا۔ پارلیمانی سروسز کو ای میل کھولنے، پڑھنے اور منشور کو سمجھنے اور تفصیلات نیوزی لینڈ پولیس کو بھیجنے میں چند منٹ لگے۔ اس وقت تک دہشتگرد حملہ شروع ہو چکا تھا۔ ہم اس کا مفصل جائزہ حصہ 6: سرکاری شعبے کی ایجنسیاں دہشتگرد کے بارے میں کیا جانتی تھیں میں لیتے ہیں اور ہمیں اطمینان ہے کہ پارلیمانی سروس میں درست طریقہ کار اختیار کیا اور فوری عمل کیا۔

[23] "فرد" کے بارے میں دیگر معلومات زیادہ تر غیر قابل ذکر تھیں۔ ماضی کو جاننے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے، ہم دیکھ سکتے ہیں کہ کچھ معلومات "فرد" کی منصوبہ بندی اور تیاریوں کے بارے میں تھیں۔ تاہم اس وقت یہ ظاہر نہیں تھا کیونکہ معلومات ٹکڑوں میں تھی۔ اس کا کوئی واحد رخ سرکاری شعبے کی ایجنسیوں کو پیش آنے والے دہشتگرد حملے کے بارے میں خبردار نہیں کر سکتا تھا۔ انسداد دہشتگردی کی کوشش میں ملوث سرکاری شعبے کی ایجنسیاں طبی اور آتشیں اسلحہ کے لائسنس کے ریکارڈ جیسی معلومات اکٹھی اور جمع کرنے کے لئے منظم نہیں ہیں۔ ہم اس کے بارے میں حصہ 6: سرکاری شعبے کی ایجنسیاں دہشتگرد کے بارے میں کیا جانتی تھیں میں گفتگو کرتے ہیں۔

[24] حصہ 7: ایک ممکنہ دہشتگرد کا سراغ لگانا ہم دہشتگردوں کا سراغ لگانے اور انہیں روکنے کے مسائل کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں۔ انٹیلیجنس اور سیکورٹی اور قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں کے لئے تنہا کام کرنے والوں کے دہشتگرد حملوں کا سراغ لگانا اور روکنا مشکل ہے۔ اس کے باوجود کئی تنہا کام کرنے والوں کے دہشتگرد حملوں کے ارادوں کو درحقیقت روکا گیا۔ اس سلسلے میں ہم "فرد" کو ایک نمونے کے طور پر استعمال کریں گے تاکہ انسداد دہشتگردی کو باریک بینی سے دیکھنے کے لیے آگے بڑھنے سے قبل چند مسائل کو جانچا اور بیان کیا جا سکے۔

[25] انسداد دہشتگردی کی کوشش (جو کہ ایک وسیع تر قومی سیکورٹی نظام کا حصہ ہے) کا حصہ 8: انسداد دہشتگردی کی کوشش کا تجزیہ کرنا میں جائزہ لیا گیا ہے۔ انسداد دہشتگردی کی کوشش میں شامل سرکاری شعبے کی ایجنسیوں میں وزیراعظم اور کابینہ کے محکمے کا قومی سیکورٹی گروپ، گورنمنٹ کمیونیکیشن سیکورٹی بیورو، امیگریشن نیوزی لینڈ، نیوزی لینڈ کسٹمز سروس، نیوزی لینڈ پولیس اور نیوزی لینڈ سیکورٹی انٹیلیجنس سروس شامل ہیں۔

[26] انسداد دہشتگردی کی کوشش کے بارے میں ہم سے زیادہ اٹھایا گیا سوال یہ تھا کہ کیا متعلقہ سرکاری شعبے کی ایجنسیاں دہشت گردی کی روک تھام کے وسائل کے نامناسب ارتکاز یا دیگر دہشتگردی کے خطرات پر ترجیحات کی بنا پر دہشتگرد حملے کے قبل از وقت تعین یا منصوبہ بندی میں ناکام ہوئیں۔ اس سوال کا کوئی سیدھا سادھا آسان جواب نہیں ہے، لیکن ہم مسائل کے

بارے میں ترتیب وار گفتگو کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

[27] اس کا ایک سیاق و سباق ہے جسے سمجھنا ضروری ہے۔ انٹیلیجنس اور سیکورٹی ایجنسیوں کے پاس سماجی اختیار نامہ نسبتاً کم ہے۔ اس کی اور دیگر وجوہات جنہیں ہم دریافت کرتے ہیں کے باعث، انسداد دہشتگردی کی کوشش میں ملوث سرکاری شعبے کی ایجنسیوں کی قابلیت اور استعداد محدود تھی – اس سے کہیں کم جتنا ہم سمجھتے ہیں۔ یہ خیال کے انٹیلیجنس اور سیکورٹی ایجنسیاں نیوزی لینڈ کے باسیوں کی بڑے پیمانے پر نگرانی کرتی ہیں ایک خیالی بات ہے۔ ماضی میں 2014 پر نظر ڈالتے ہوئے، انٹیلیجنس اور سیکورٹی ایجنسیاں ایک کمزور حالت میں تھیں۔ تعمیر نو کا عمل 2016 کے وسط تک شروع نہیں ہوا اور جب 2019 میں دہشتگرد حملہ وقوع پذیر ہوا تو اس وقت تک بدستور نامکمل تھا۔

[28] ہمارے تجزیے کی بنیادی توجہ 2016 سے 15 مارچ 2019 کے درمیانی عرصے پر مرکوز تھی۔ اس عرصے کے دوران انسداد دہشتگردی کے وسائل کی بنیادی، لیکن کُلی نہیں، توجہ اسلامی انتہا پسند دہشتگردی کے نام سے نظر آنے والے خطرے پر مرکوز تھی۔ یہ یاد رکھنا اہم ہے کہ انسداد دہشتگردی کی ایجنسیوں نے ممکنہ دائیں بازو کی انتہا پسند دہشتگردی کے حوالے سے سراغوں کا پیچھا بھی کیا۔ لہذا اسلامی انتہا پسند دہشتگردی کے خطرے پر ارتکاز، دوسرے خطروں سے نہ نمٹنے کے بدلے میں نہیں تھا۔

[29] 2016 میں نیوزی لینڈ کی سیکورٹی انٹیلیجنس سروس نے نشاندہی کی کہ دیگر ابھرنے والے دہشتگردی کے خطرات کا ایک بنیادی خاکہ (سمجھ بوجھ) تیار کرنا مقصد تھا، لیکن اس پر اس وقت ہی عمل کیا جائے گا جب ان کے پاس ایسا کرنے کی استعداد ہو گی۔ یہ کام بالآخر 2018 میں شروع ہوا، جس کے منصوبوں میں سے ایک کی توجہ نیوزی لینڈ میں دائیں بازو کی انتہا پسندی کے بارے میں سمجھ پیدا کرنا تھا۔ اس وقت نیوزی لینڈ سیکورٹی انٹیلیجنس سروس کے پاس نیوزی لینڈ میں دائیں بازو کی انتہا پسندی کے بارے میں صرف محدود علم تھا اور جب دہشتگرد حملہ وقوع پذیر ہوا تو اس وقت تک اس پر کام مکمل نہیں ہوا تھا۔

[30] نیوزی لینڈ پولیس کے انٹیلیجنس کے کام میں تنزلی آئی ہے اور 2015 کے بعد سے دہشتگردی کے خطرات کے تجزیات کی حکمت عملی پر کام نہیں ہوا۔

[31] ہم نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ اسلامی انتہا پسند دہشتگردی کے خطرے پر انسداد دہشتگردی کے وسائل کا ایک نامناسب ارتکاز موجود تھا، لیکن اس کی وجوہات معلوم کرنے کے لیے کچھ چھیڑ چھاڑ کی ضرورت ہے۔

[32] اسلامی انتہا پسند دہشتگردی پر انسداد دہشتگردی کے وسائل کی توجہ کے بارے میں ہماری تشویش ایک طریقہ کار کے

بارے میں ہے۔ اس کے دو رخ ہیں۔ پہلا، دہشتگردی کے دیگر ممکنہ خطرات کے بارے میں کوئی قابل ذکر تجزیات موجود نہیں تھے۔ لہذا انسداد دہشتگردی کے وسائل کا ارتکاز خطرے کے تقابلی تجزیے پر مبنی نہیں تھا۔ دوسرا، اس بنیاد پر آگے بڑھنے کے لئے پورے نظام پر مبنی باخبر فیصلہ موجود نہیں تھا۔ اس سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ تمام متعلقہ سرکاری شعبے کی ایجنسیوں کا جائزہ اس علم کے ساتھ لیا گیا کہ دہشتگردی کے دیگر ممکنہ خطرات موجود تھے جنہیں ٹھیک طرح سمجھا نہیں گیا تھا۔ اس کی بھی مختصر تشریح ضروری ہے۔

[33] نیوزی لینڈ کی سیکورٹی انٹیلیجنس سروس نے انسداد دہشتگردی کے اپنے محدود وسائل کو اسلامی انتہا پسند دہشتگردی کے نمایاں خطرے پر مرکوز کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کی جزوی وجہ 2018 کے وسط تک استعداد کی کمی تھی کہ اس خطرے اور دیگر بنیادی خطرات، دونوں سے بیک وقت نبرد آزما ہوتی۔ انسداد دہشتگردی کی کوشش میں ملوث دیگر سرکاری شعبے کی ایجنسیاں اس نقطہ نظر کے بارے میں گفتگو اور اس کے اثرات جس میں پکے خدشات شامل تھے میں شامل نہیں ہوئیں۔ لہذا اس بنیاد پر آگے بڑھنے کے لئے ایک باخبر اور پورے نظام پر محیط فیصلہ موجود نہیں تھا جسے ہم نامناسب سمجھتے ہیں۔

[34] یہ سب کچھ کہنے کے بعد، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اسلامی انتہا پسند دہشتگردی کے خطرے پر وسائل کا ارتکاز "فرد" کی دہشتگرد حملے کے لیے منصوبہ بندی اور تیاریوں کا سراغ نہ لگا سکنے کی وجہ نہیں تھی۔ "فرد" کی جانب سے برقرار رکھی گئی عملی حفاظت، قانون سازی کے ذریعے اختیار دینے والا ماحول جس میں انسداد دہشتگردی کی کوشش عمل پذیر ہوتی ہے اور انسداد دہشت گردی کی ایجنسیوں کی استعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کے سراغ لگائے جانے کا کوئی قابلِ ذکر راستہ نہیں تھا ماسوائے اتفاق کے۔ باوجود ان خدشات کے جن کا حال ہی میں ہم نے تذکرہ کیا اور نظام میں موجود دیگر مسائل جن کا ہم نے حصہ 8: انسداد دہشتگردی کی کوشش کا تجزیہ میں جائزہ لیا، یہ حقیقت کہ "فرد" کا سراغ نہیں لگایا جا سکا بذاتِ خود انٹیلیجنس کی ناکامی نہیں تھی۔

[35] ہم نے انسداد دہشت گردی کی کوشش پر وسیع تر نظر ڈالی۔ ہم پہلے ہی محدود سماجی اجازت، قابلیت اور استعداد کا تذکرہ کر چکے ہیں۔ گزشتہ عشرے کے وسط تک، انسداد دہشتگردی، انٹیلیجنس اور سیکورٹی کے عنوانات سیاسی اور عوامی سطح پر زہریلے بن چکے تھے۔ سیاسی سرپرستی کم تھی۔ سرکاری شعبے کی قیادت غیر مرکزی قومی حفاظتی نظام کی وجہ سے ٹکڑوں میں بٹی ہوئی تھی اور انسداد دہشتگردی کی کوشش میں ملوث سرکاری شعبے کی ایجنسیاں ایسے طریقوں پر عمل کر رہی تھیں جو بہت ڈھیلے انداز میں ہم آہنگ تھے۔

[36] جیسا کہ تذکرہ کیا جا چکا، انٹیلیجنس اور سیکورٹی ایجنسیوں کی استعداد اور قابلیت کی تعمیر نو 2016 کے وسط میں شروع ہوئی۔ اگرچہ پیشرفت ہوئی، کافی زیادہ کی مزید ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ ایک قومی انٹیلیجنس اور سیکورٹی ایجنسی کی تشکیل سمیت نظام کے اندر تبدیلی کی ضرورت ہے۔ یہ انسداد دہشتگردی اور پرتشدد انتہا پسند کوششوں سے نمٹنے کا ایک زیادہ منظم طریقہ فراہم کرے گی۔ نئی ایجنسی کا چیف ایگزیکٹو انٹیلیجنس اور سیکورٹی پر قومی مشیر ہو گا، اور ایجنسی کو صرف انٹیلیجنس اور سیکورٹی کے مسائل پر توجہ مرکوز کرنے کا فائدہ حاصل ہو گا۔ یہ وسیع تر حکمت عملی کا پالیسی مشورہ فراہم کرے گی، انسداد

دہشتگردی کی حکمت عملی تیار کرے گی اور قومی سلامتی سے متعلقہ قانون سازی کا انتظام کرے گی۔ ایجنسی انٹیلیجنس تجزیوں کی ترقی، زیرِ بحث افقی معائنے کی ذمہ داری اٹھائے گی اور کارکردگی کے انتظام کا عملی ڈھانچہ تشکیل دینے اور اس کے مطابق پیشرفت کی نگرانی کرنے کی ذمہ دار ہو گی۔

[37] ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ہماری توجہ گو کہ انسداد دہشتگردی کی کوشش پر رہی، ہماری بنیادی تجاویز تمام خطرات اور انٹیلیجنس مسائل کے حوالے سے پورے نظام کی تبدیلی کے لئے ہیں۔ انسداد دہشتگردی کی ذمہ داریوں کو تیار کرنا ناقابل عمل ہے۔

[38] یہ اور دیگر مفصل تجاویز حصہ 10: تجاویز میں بیان کی گئی ہیں۔

[39] ہماری تجاویز پر مکمل عمل ایک بہتر طور پر منظم انسداد دہشتگردی کی کوشش جس کی استعداد اور قابلیت بڑھی ہوئی ہو گی اور ایک کم رکاوٹ والا قانونی ڈھانچے پر منتج ہو گا۔ ہم کہیں زیادہ سیاسی اور عوامی شمولیت اور گفتگو اور مضبوط نگرانی کی توقع رکھتے ہیں۔ یہ عوام کے زیادہ اعتماد کا باعث بنے گا اور اس طرح سماجی اجازت کے بھی۔ ہم چاہتے ہیں کہ انسداد دہشتگردی کے بارے میں گفتگو معمول پر آ جائے۔ ہماری تجاویز میں ایسا ہونے کے لئے طریقے فراہم کیے گئے ہیں۔

[40] آج تک ایسی گفتگو نہ ہونے کے ناخوشگوار نتائج نکلے۔

[41] 2015 کے بعد آنے والی تمام حکومتیں ایسی انسداد دہشتگردی کی حکمت عملی پر پیشرفت سے ہچکچاتی رہیں جو عوام کو جوابدہ ہو۔ اس کی ایک وجہ مسلم برادریوں کو مزید بدنام کرنے سے بچانا تھا۔ لیکن اگر ایسی حکمت عملی کا عوام کے ساتھ اشتراک کیا جاتا اور "کچھ دیکھا، کچھ کہو" کی پالیسی کو شامل کیا جاتا، تو یہ ممکن تھا کہ "فرد" کی منصوبہ بندی اور تیاریوں کے کسی پہلو کی انسداد دہشتگردی کی ایجنسیوں کو اطلاع کی جاتی۔ ماضی کو دیکھ سکنے کے فائدے کے ساتھ، ایسی اطلاع دہندگی دہشتگرد حملہ روکنے کے لئے بہترین موقع فراہم کرتی۔ عوام کو جوابدہ انسداد دہشتگردی کی حکمت عملی میں ایسی پالیسیوں کی شمولیت کا زیادہ امکان بھی تھا جن سے پُر ہجوم جگہوں کو زیادہ محفوظ بنایا جاتا اور ممکنہ نشانوں کی حملے سے حفاظت کی جا سکتی۔ ایسی پالیسیوں پر عملدرامد سے 15 مارچ 2019 کو ہونے والا جانی نقصان بھی کم ہو سکتا تھا۔ اس کے علاوہ معلوم خطرہ کہ دہشتگرد نیوزی لینڈ کے نیم خودکار آتشیں اسلحہ کے نرم قوانین کا فائدہ اٹھا سکتا ہے کا جلد حل نکال لیا جاتا تو امکان یہی تھا کہ 15 مارچ 2019 کو کوئی دہشت گرد حملہ نہ ہوتا۔

[42] حصہ 9: سماجی ہم آہنگی اور تنوع کو قبول کرنا میں ہمارے زیر غور آنے والے آخری مسائل کہ نیوزی لینڈ میں سماجی ہم آہنگی، شمولیت اور تنوع کو کیسے دیکھا گیا۔

[43] سماجی ہم آہنگی، شمولیت اور تنوع ہمارے اصل کام کے منصوبے میں شامل نہیں تھے۔ لیکن جوں جوں ہماری تحقیق میں پیشرفت ہوئی اور برادریوں کے ساتھ ہماری شمولیت میں گہرائی آئی، یہ واضح ہو گیا کہ ان مسائل کو زیر غور لانا بھی ضروری ہے۔ سماجی ہم آہنگی کے افراد اور برادریوں پر کئی براہ راست فوائد ہیں۔ اس کے برعکس جو معاشرے سیاسی، سماجی، ثقافتی، ماحولیاتی، معاشی، نسلی یا مذہبی اختلافات میں بٹے ہوتے ہیں ان میں انتہا پسند نظریات کے پیدا ہونے اور پروان چڑھنے کے زیادہ امکانات ہوتے ہیں۔ سماجی ہم آہنگی، شمولیت اور تنوع پیدا کرنے کی کوششیں انتہا پسندی کو روکنے یا اس سے نمٹنے

میں معاون ہو سکتی ہیں۔ مزید براں ایک ایسا معاشرہ جو ہم آہنگ، شمولیت پسند اور تنوع قبول کرتا ہو بذات خود اچھا ہے۔

[44] ہم نے غور کیا کہ سرکاری شعبے کی ایجنسیاں، مقامی حکومت، نجی شعبہ، سول سوسائٹی اور برادریاں ایک زیادہ ہم آہنگ معاشرے کی امداد کیسے کر سکتی ہیں۔ سرکاری شعبے کی کوششیں ٹکڑوں میں تقسیم تھیں اور ان کے ساتھ معاملات کرنے والے برادری کے گروہوں کے لیے مایوسی کا باعث تھیں۔ سماجی ہم آہنگی کے بارے میں عوامی سطح پر گفتگو بالخصوص ناپید تھی۔ ہم دوبارہ یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ نظام کی تبدیلی کی ضرورت ہے اور ہم نے اپنے خیالات حصہ 10: تجاویز میں بیان کئے ہیں۔

[45] اس رپورٹ میں 44 تجاویز پانچ بنیادی معاملات کا احاطہ کرتی ہیں جو انسداد دہشتگردی کی کوشش، آتشیں اسلحہ لائسنس کا نظام، دہشتگرد حملے میں سب سے زیادہ متاثر ہونے والوں کی جاری ضروریات، ہماری بڑھتی ہوئی متنوع آبادی پر نیوزی لینڈ کا ردِ عمل اور ہماری تجاویز پر عملدرامد کے حوالے سے ہیں۔ انہیں حصہ 10: تجاویز میں مفصل بیان کیا گیا ہے۔

[46] جب ہم اپنی تجاویز پر غور کر رہے تھے تو چند اہم موضوعات اور مسائل بار بار سامنے آ رہے تھے۔ ان میں سب سے زیادہ اہم سخت مسائل کا کھل کر سامنا کرنے اور ان سے نمٹنے کی ضرورت ہے۔ اپنی تحقیق کے دوران ہم نے سرکاری شعبے کی کاروائیوں جن میں آتشیں اسلحہ لائسنس کا نظام، انسداد دہشتگردی کی کوشش اور سماجی ہم آہنگی اور تنوع کو قبول کرنا شامل ہیں کا مشاہدہ کیا۔ ان میں سے تمام کی مشترکہ خصوصیت محدود سیاسی سرپرستی اور عوامی سطح پر گفتگو کی عدم موجودگی ہے۔

[47] نیم خود کار آتشیں اسلحہ پر کمزور اختیارات کو عشروں سے سراہا گیا اور اس خطرے کی نشاندہی 2011 میں ہی کر دی گئی تھی کہ کوئی دہشتگرد اس کا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ لیکن آتشیں اسلحہ برادری کی سخت مخالفت کی وجہ سے اس صورتحال میں کوئی نمایاں سختی نہیں کی گئی۔

[48] ذرائع ابلاغ کے تنازعے اور انٹیلیجنس اور سیکورٹی ایجنسیوں اور قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں کے کام کے پہلوؤں پر بالعموم کم درجے کے عوامی اعتماد اور بھروسے کا مطلب یہ نکلا کہ سیاستدانوں نے انسداد دہشتگردی کے بارے میں عوامی شمولیت کے مسئلے سے اجتناب کیا۔

[49] سماجی ہم آہنگی، شمولیت اور تنوع کو قبول کرنا ایسے مقاصد ہیں جن کی ہم سب کو خواہش کرنی چاہیے۔ COVID-19 پر ردِ عمل اور بحالی کے ماحول میں جہاں دباؤ میں اضافہ، دماغی صحت اور نشے کی لت پڑنے کے بڑھتے ہوئے مسائل موجود ہیں اور معاشی زوال، ممکنہ عدم مساوات اور کمزوریاں بڑھی ہوئی ہیں۔ ملک کے سامنے آگے بڑھنے کے لئے ہمارے سماجی ڈھانچے اور معاشرتی لچک کو تعمیر کرنے اور بڑھانے کا ایک موقع اسی انداز میں موجود ہے جس طرح مادی ڈھانچے کے لئے سرمایہ کاری کی جاتی ہے۔ سماجی ہم آہنگی کو بہتر بنانے اور ہم تنوع کیسے قبول کریں پر حکومتی سطح کی مزید کاروائیوں کے لیے ایک مضبوط مقدمہ موجود ہے۔

[50] ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ان مسائل پر سیاسی شمولیت آسان نہیں ہو گی۔ لیکن گھمبیر مسائل کے سامنے کھڑے ہونے اور سرعام عوامی گفتگو اہم ہیں۔ عوام کو جوابدہ انسداد دہشتگردی کی حکمت عملی کو بڑھاوا نہ دینے اور دہشتگرد حملہ سے قبل آتشیں اسلحہ کے ڈھیلے اختیار کو سخت نہ کرنے کے سنگین نتائج پر ہم پہلے ہی گفتگو کر چکے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری

رپورٹ عوام، اہلکاروں اور سیاستدانوں کی ایک بے تکلف مباحثے میں شمولیت کے لئے حوصلہ افزائی کرے گی تاکہ ہر ایک نیوزی لینڈ کو محفوظ، بے خوف اور ہم آہنگ رکھنے میں اپنے کرداروں اور ذمہ داریوں کو سمجھ سکے۔ مباحثے کے لیے محرک موجود ہے کہ نیوزی لینڈ کس قسم کا ملک بننے کی خواہش رکھتا ہے۔

[51] آخر میں، نیوزی لینڈ پر تشدد انتہا پسندی اور دہشتگردی کے خلاف کبھی بھی مکمل مدافعت حاصل نہیں کر سکتا۔ دنیا کا بہترین نظام رکھنے کے باوجود، ایک مصمم ارادے والا دہشتگرد نیوزی لینڈ پر مستقبل میں حملہ کر سکتا ہے۔ لیکن حکومت کے پاس کرنے کے لیے بہت کچھ ہے، جس کا آغاز شفافیت کے لیے زیادہ پُرعزم ہونے اور نیوزی لینڈ کے باسیوں کے لیے کشادگی سے کیا جا سکتا ہے۔ ہماری مشترکہ اقدار کے بارے میں اتفاق رائے پیدا کرنے کے لئے ہم سب کو کردار ادا کرنا ہو گا اور معاشرے کے طور پر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے اس کی حمایت کرنا چاہتے ہیں۔

[1] ہمارے دائرہ کار کی شرائط کا تقاضا تھا کہ ہم ان چیزوں کی کھوج لگائیں:

4 (a) کیا متعلقہ سرکاری شعبے کی ایجنسیوں کو کوئی معلومات مہیا یا کسی اور ذریعے سے دستیاب تھیں جو انہیں دہشتگرد حملے کے بارے میں خبردار کرتیں یا کر سکتی تھیں، اگر ایسی معلومات مہیا یا کسی اور ذریعے سے دستیاب تھیں، تو ایسی کسی معلومات پر ایجنسیوں نے کیا ردِعمل دکھایا، اور کیا وہ ردِعمل مناسب تھا۔

(b) سرکاری شعبے کی ایجنسیوں کی آپس میں بات چیت، بشمول کیا متعلقہ ایجنسیوں کے مابین معلومات کے تبادلے میں کوئی ناکامی تھی۔

(c) کیا متعلقہ سرکاری شعبے کی ایجنسیاں دہشتگردی کی روک تھام کے وسائل کے نامناسب ارتکاز یا دیگر دہشتگردی کے خطرات پر ترجیحات کی بنا پر دہشتگرد حملے کے قبل از وقت تعین یا منصوبہ بندی میں ناکام ہوئیں۔

(d) کیا کوئی متعلقہ سرکاری شعبے کی ایجنسی مطلوبہ معیارات کو پورا کرنے میں ناکام ہوئی یا کُلی طور پر یا جُزوی طور پر کسی اور انداز میں غلطی پر تھی۔

(e) تحقیق کے مقصد سے متعلق کوئی دیگر معاملات جو مکمل رپورٹ مہیا کرنے کی حد تک لازمی ہوں۔

سرکاری شعبے کی ایجنسیاں دہشتگرد کے بارے میں کیا جانتی تھیں

[2] حصہ 6: سرکاری شعبے کی ایجنسیاں دہشتگرد کے بارے میں کیا جانتی تھیں، ثبوت اور ہمارے معلوم کیے گئے نتائج کے دلائل بیان کرتا ہے۔

[3] "دہشتگرد حملہ" کا مطلب "فرد" کی گزشتہ سالوں کے دوران منصوبہ بندی اور تیاری کے مطابق کیا گیا دہشتگرد حملہ ہے۔

[4] ہم نے درج ذیل نتیجہ اخذ کیا:

(a) "فرد" کے بارے میں نیوزی لینڈ کی سرکاری شعبے کی ایجنسیوں کو 15 مارچ 2019 سے قبل معلوم واحد معلومات جو انہیں دہشتگرد حملے کے بارے میں خبردار کرتی یا کر سکتی تھی وہ "فرد" کی جانب سے پارلیمانی سروس کو بھیجی گئی ای میل تھی۔

(b) پارلیمانی سروس نے دہشتگرد حملے سے فوری قبل بھیجی گئی ای میل کے جواب میں اس صورتحال میں مناسب وقت کے اندر مناسب کاروائی کی۔

(c) کوئی دیگر معلومات موجود یا کسی اور ذریعے سے دستیاب نہیں تھی جو کسی متعلقہ سرکاری شعبے کی ایجنسی کو دہشت گرد حملے کے بارے میں خبردار کرتی یا کر سکتی تھی۔

(d) متعلقہ سرکاری شعبے کی ایجنسیوں کے مابین معلومات کے تبادلے میں کوئی ناکامی نہیں تھی۔

انسداد دہشتگردی کی کوشش کا تجزیہ کرنا

[5] حصہ 8: انسداد دہشتگردی کی کوشش کا تجزیہ کرنا، ثبوت اور ہمارے معلوم کیے گئے نتائج کے دلائل بیان کرتا ہے۔

[6] ہم نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ نیوزی لینڈ سیکورٹی انٹیلیجنس سروس کے 2018 میں شروع ہونے والے بنیادی منصوبے سے قبل انسداد دہشتگردی کے وسائل کا اسلامی انتہا پسند دہشتگردی پر ارتکاز نامناسب تھا کیونکہ یہ:

(a) دیگر نظریات سے جڑی دہشتگردی کے خطرات کے باخبر تجزیے پر مبنی نہیں تھا۔

(b) وسیع تر نظام کے فیصلے کا نتیجہ نہیں تھا کہ، تجزیہ کی غیر موجودگی کے باوجود، انسداد دہشتگردی کے وسائل تقریباً کُلی طور پر اسلامی انتہا پسند دہشتگردی کے خطرے کے لیے مختص رہیں۔

[7] ہمیں معلوم ہوا کہ:

(a) اسلامی انتہا پسند دہشتگردی کے خطرے پر وسائل کا ارتکاز "فرد" کی دہشتگرد حملے کے لیے منصوبہ بندی اور تیاریوں کا سراغ نہ لگا سکنے کی وجہ نہیں تھا۔ اور اس وجہ سے انسداد دہشتگردی کی کوشش میں ملوث سرکاری شعبے کی ایجنسیاں انسداد دہشتگردی کے وسائل کے نامناسب ارتکاز کے باعث دہشتگرد حملے کا اندازہ لگانے یا اس کے لئے منصوبہ بنانے میں ناکام نہیں ہوئیں۔

(b) انسداد دہشتگردی کی کوشش میں ملوث کوئی سرکاری شعبے کی ایجنسی مطلوبہ معیارات کو پورا کرنے میں ناکام نہیں ہوئی نہ ہی "فرد" کی دہشتگرد حملے کے لیے منصوبہ بندی اور تیاری کا سراغ نہ لگائے جا سکنے کے معاملے میں کسی دوسرے پہلو سے غلطی پر تھی۔

آتشیں اسلحہ کا لائسنس

[8] حصہ 5: آتشیں اسلحہ لائسنس، ثبوت اور ہمارے معلوم کیے گئے نتائج کے دلائل بیان کرتا ہے۔

[9] ہمیں معلوم ہوا کہ:

(a) نیوزی لینڈ پولیس آتشیں اسلحہ لائسنس کے نظام کے لیے مطلوبہ معیارات کو پورا کرنے میں یوں ناکام ہوئی کہ:

(i) اسلحے کا ہدایت نامہ، جانچ پڑتال کی بنیادی رہنمائی اور آتشیں اسلحہ لائسنس کی جانچ پڑتال کی رہنمائی ان درخواستوں پر کاروائی کے لیے مربوط اور مکمل رہنمائی مہیا نہیں کرتیں جہاں درخواست گزار ایک ایسا قریبی عزیز رشتہ دار سفارش کنندہ فراہم کرنے سے قاصر ہو جس کا ذاتی طور پر انٹرویو لیا جا سکتا ہو۔

(ii) نیوزی لینڈ پولیس نے ایسے انتظامات نہیں کیے تھے کہ آتشیں اسلحہ لائسنس کے عملے کو باضابطہ تربیت دینا اور ان کے عملی طریقوں کا باقاعدہ تجزیہ کرنا یقینی بنایا جائے۔

(iii) "فرد" کی آتشیں اسلحہ لائسنس کی درخواست نمٹانے کے دوران نیوزی لینڈ پولیس نے اس مسئلے کو مناسب طور پر نہیں دیکھا کے آیا سفارش کنندہ بننے کے لئے کھیلوں کا دوست اور اس کے والدین "فرد" کو کافی اچھی طرح جانتے ہیں۔

تجاویز کا خلاصہ

[1] ہمارے کام کی شرائط مندرجہ ذیل امور پر ہمیں ایسی تجاویز پیش کرنے کی ہدایت دیتی ہیں جنہیں ہم مناسب سمجھتے ہوں:

(a)5(1) کیا [سرکاری] شعبے کی ایجنسیوں کے معلومات اکٹھی کرنے، تبادلہ کرنے، اور تجزیہ کرنے کے طریقوں میں کوئی ایسی بہتری لائی جا سکتی ہے جو دہشتگرد حملے کو روک سکتی، یا مستقبل میں ایسے دہشتگرد حملوں کو روک سکتی ہو، جن میں شامل ہوں لیکن جو ان تک محدود نہ ہو، بروقت عمل، فراوانی، تاثیر، اور اطلاع کے اظہار میں ہم آہنگی، شراکت، یا متعلقہ [سرکاری] شعبے کی ایجنسیوں کے درمیان مماثلت شامل ہوں اور

(b) متعلقہ سرکاری شعبے کی ایجنسی کے نظام، یا عملی طریقوں، میں بہتری کے لئے کیا تبدیلیاں، اگر کوئی ہوں، لائی جائیں تاکہ مستقبل میں ایسے دہشتگرد حملوں کی روک تھام یقینی بنائی جا سکے۔

(c) درج بالا سے متعلق کوئی دیگر معاملات جو ایک مکمل رپورٹ فراہم کرنے کی حد تک ضروری ہوں۔

[2] ہماری تجاویز حصہ 10: تجاویز میں بیان کی گئی ہیں اور مندرجہ ذیل معاملات کا احاطہ کرتی ہیں:

(a) نیوزی لینڈ کی انسداد دہشتگردی کی کوشش کو بہتر بنانا۔

(b) نیوزی لینڈ کے آتشیں اسلحہ لائسنس کے نظام کو بہتر بنانا۔

(c) 15 مارچ 2019 کے دہشتگرد حملے میں متاثرہ خاندانوں، زندہ بچ جانے والوں اور گواہان کی بحالی کی جاری ضروریات کو سہارا دینا۔

(d) ہماری بڑھتی ہوئی متنوع آبادی پر نیوزی لینڈ کے ردِعمل کو بہتر بنانا۔

(e) تجاویز پر عملدرامد کرنا۔

[3] تجاویز چار موضوعات کے مطابق بھی ترتیب دی گئی ہیں:

[4] انسداد دہشتگردی کی کوشش کی مؤثر نگرانی اور جوابدہی فراہم کرنے کے لیے مضبوط سرکاری قیادت اور ہدایت ضروری ہیں۔ یہ یقینی بنائے گا کہ قومی، علاقائی اور مقامی سطح پر کمی، تیاری، ردِعمل اور بحالی کے کردار اور ذمہ داریاں سب اچھی طرح سمجھ گئے ہیں اور وسائل مناسب طور پر مرکوز ہیں۔

[5] نیوزی لینڈ (اور بالخصوص سرکاری شعبے) کو ایسے مقام پر لانے کے لئے مضبوط سرکاری قیادت اور ہدایت بھی ضروری ہے جہاں نیوزی لینڈ کی بڑھتی ہوئی متنوع آبادی پر ردِعمل دیا اور اسے قبول کیا جائے اور سماجی تبدیلی پر اثر انداز ہو جو وقت کے ساتھ ایک محفوظ اور جامع نیوزی لینڈ بننے میں مدد دے گا۔

[6] ملوث اور جوابدہ سرکاری فیصلہ سازی سرکاری شعبے کی پالیسیوں، پروگراموں اور خدمات کو اس انداز میں تشکیل دینے اور سپردگی کے قابل بنائے گی جو نیوزی لینڈ کے بڑھتے ہوئے متنوع معاشرے کی ضروریات کو پورا کرے۔ سرکاری شعبے (اور بالخصوص وہ ایجنسیاں جو انسداد دہشتگردی کی کوشش میں ملوث ہیں) کو برادریوں کے ساتھ اپنے معاملات کے انداز میں تبدیلی لانے کی ضرورت ہے۔ سرکاری شعبے کی سوچ کو فیصلوں، شفافیت میں برادریوں کی مشوروں کو اہمیت دینے اور صحتمند مباحثوں میں شمولیت کے لیے تبدیل ہونا چاہیے۔

[7] نیوزی لینڈ کو محفوظ اور جامع بنانے میں معاشرے کے ہر شخص کا ایک کردار ہے لیکن کوئی مشترکہ فہم موجود نہیں ہے کہ وہ کردار کیا ہیں، ان کا ایک دوسرے کے ساتھ کیا تعلق ہے اور انہیں حاصل کرنے کے لئے کیا تلاش کرنا چاہیے۔ کرداروں اور ذمہ داریوں کے تعین کی وضاحت اہم ہے۔

[8] اسے یقینی بنانے کے لیے کہ نیوزی لینڈ کو محفوظ اور جامع بنانے میں ہر ایک اپنے کردار سے آگاہ ہو، حکومت (اور انسداد دہشتگردی کی کوشش میں ملوث سرکاری شعبے کی ایجنسیوں) کو یقینی بنانا ہو گا کہ وہ لوگ نیوزی لینڈ کی انسداد دہشتگردی کی کوشش کی قدر کرتے ہیں جن کی وہ حفاظت کرنے کی خواہشمند ہے۔ نیوزی لینڈ کی انسداد دہشتگردی کی کوشش پر عوام کے اعتماد اور بھروسے کو بڑھانے میں وقت لگے گا، لہٰذا ایسا کرنے کے لئے کام فوری طور پر شروع کیا جائے۔ اس کے علاوہ حکومت کو سمجھنا چاہیے کہ نیوزی لینڈ کے تبدیل ہوتے ہوئے آبادی کے اعداد و شمار کا نیوزی لینڈ کے لیے بطور ایک معاشرہ کیا مطلب ہے اور متنوع اور ایک جامع معاشرے کے فوائد کے بارے میں مستقل پیغامات کو فروغ دے۔

[9] ان سب کو بنیاد بناتے ہوئے، نیوزی لینڈ کو اس مقصد کے لیے مناسب قوانین اور پالیسیوں کی ضرورت ہے۔ اس کا دائرہ اس بات کو یقینی بنانے تک پھیلا ہوا ہے کہ انٹیلیجنس اینڈ سیکورٹی ایکٹ 2017 اور ٹیررازم سپریشن ایکٹ 2002 دونوں مقصد کے لیے مناسب ہیں، نفرت پر مبنی جرائم سے نبرد آزما ہوتے ہیں، نفرت انگیز تقریر کے خلاف قابل عمل طریقہ تیار کرتے ہیں اور نفرت پر مبنی جرائم کی اطلاعات بہتر انداز میں جمع کروانے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ نیوزی لینڈ پولیس کو آتشیں اسلحہ کے نظام کے اپنے انتظام کو بہتر بنانے کی ضرورت بھی اہم ہے۔

نیوزی لینڈ کی انسداد دہشتگردی کی کوشش کو بہتر بنانے کے لئے تجاویز

ہم تجویز کرتے ہیں کہ حکومت:

[1] یقینی بنائے کہ ایک وزیر کو انسداد دہشتگردی کی کوشش کی قیادت اور اسے مربوط بنانے کے لیے ذمہ دار اور جوابدہ بنایا جائے۔

[2] ایک نئی قومی انٹیلیجنس اور سیکورٹی ایجنسی قائم کرے جس کے پاس اچھے وسائل ہوں اور اسٹریٹیجک انٹیلیجنس اور سیکورٹی قیادت کے فرائض کی ذمہ داری کے لیے قانونی اختیار ہو جس میں شامل ہو:

(a) ایک چیف ایگزیکٹو جو وزیراعظم اور کابینہ کے لیے انٹیلیجنس اور سیکورٹی کے مشیر کے طور پر تعینات ہو اور سیکورٹی اور انٹیلیجنس بورڈ یا ممکنہ نئی گورنس باڈی کا سربراہ ہو (تجویز 3)۔

(b) اسٹریٹیجک انٹیلیجنس اور سیکورٹی کے مسائل کے لیے شعبہ کے سربراہ اور کوآرڈینیٹر کے طور پر کام کرے۔

(c) انسداد دہشتگردی کی حکمت عملی تیار کرنا جس میں پر تشدد انتہا پسندی کا انسداد شامل ہو (تجویز 4)۔

(d) ذمہ دار وزیر(وں) کو انٹیلیجنس اور سیکورٹی مسائل پر اسٹریٹیجک پالیسی مشاورت فراہم کرنا؛

(e) گہری مہارت کے ساتھ انٹیلیجنس تجزیے اور افقی معائنے کرنا۔

(f) برادریوں، سول سوسائٹی، مقامی حکومت اور نجی شعبے کے ساتھ اسٹریٹیجک انٹیلیجنس اور سیکورٹی مسائل پر معاملات کی قیادت کرنا۔

(g) یقینی بنانا کہ انسداد دہشتگردی کی کوشش نیوزی لینڈ کے داخلی اور بین الاقوامی انسانی حقوق کے فرائض سے مطابقت رکھتے ہوں۔

(h) مقامی اور علاقائی سطحوں پر ہنگامی انتظامی ڈھانچوں کا فائدہ اٹھانا۔

(i) نظام کی کارکردگی کی نگرانی اور اطلاع دہندگی۔

(j) انسداد دہشتگردی کی کوشش کی کارکردگی کے لیے وزیر کو جوابدہ ہونا (تجویز 1)۔

[3] سیکورٹی اور انٹیلیجنس بورڈ کی رضاکار نوعیت کے متبادل تکنیکی پہلوؤں کی چھان بین کریں بشمول ایک بین محکماتی ایگزیکٹو بورڈ کا قیام جیسا کہ پبلک سروس ایکٹ 2020 میں کہا گیا ہے جو دیگر چیزوں کے ساتھ:

(a) تمام انٹیلیجنس اور سیکورٹی مسائل کو حل کرتے ہوئے تمام متعلقہ سرکاری شعبے کی ایجنسیوں کے کام، منصوبہ بندی اور تخمینوں کو ترتیب دے اور مربوط بنائے۔

(b) کابینہ کی بیرونی تعلقات اور سیکورٹی کمیٹی کو سہ ماہی بنیادوں پر رپورٹ پیش کرے، بشمول موجودہ اور ابھرتے ہوئے خطرات کے۔

(c) انسداد دہشت گردی کی کوشش کے حوالے سے:

(i) کابینہ کو انتہا پسندی سے نمٹنے اور اس سے بچاؤ، قومی اور سیکورٹی ایجنسیوں کے تیار کردہ موجودہ اور ابھرتے ہوئے پرتشدد انتہا پسندی اور دہشتگردی کے خطرات کا سراغ لگانے اور اس کا جواب دینے کے لیے حکمت عملی تجویز کرنا (تجویز 4)۔

(ii) یقینی بنانا کہ انتہا پسندی سے نمٹنے اور اس سے بچاؤ، موجودہ اور ابھرتے ہوئے پرتشدد انتہا پسندی اور دہشتگردی کے خطرات کا سراغ لگانے اور اس کا جواب دینے کے لیے حکمت عملی پر عملدرامد کی کاروائیوں کی شناخت کی گئی ہو، مربوط ہوں اور زیر نگرانی ہوں۔

[4] انتہا پسندی سے نمٹنے اور بچاؤ کرنے، موجودہ اور ابھرتے ہوئے پرتشدد انتہا پسندی اور دہشتگردی کے خطرات کا سراغ لگانے اور اس کا جواب دینے کے لیے عوام کو جوابدہ ایک حکمت عملی تیار اور نافذ کریں جو:

(a) نئی قومی انٹیلیجنس اور سیکورٹی ایجنسی کی زیر قیادت ہو (تجویز 2)۔

(b) برادریوں، سول سوسائٹی، مقامی حکومت اور نجی شعبے کے اشتراک سے تیار کی گئی ہو۔

(c) حکمت عملی کا مقصد اور رخ، مطمع نظر، سنگِ میل اور کارکردگی کے پیمانوں کے ساتھ طے کرتی ہو۔

(d) انسداد دہشتگردی کی کوشش کے لیے کمی، تیاری، ردِعمل اور بحالی پر محیط ترجیحات طے کرتی ہو۔

(e) حکمت عملی کے کمی، تیاری، ردِعمل اور بحالی پر نفاذ کے لیے سرکاری شعبے کی ایجنسیوں، برادریوں، سول سوسائٹی، مقامی حکومت اور نجی شعبے کے کرداروں اور ذمہ داریوں کی تعریف بیان کرے۔

(f) ذمہ دار وزیر کی زیر نگرانی ہو (تجویز 1)۔

(g) سرکاری شعبے کی ایجنسیوں، برادریوں، سول سوسائٹی، مقامی حکومت، نجی شعبے اور انسداد دہشتگردی پر مشاورتی گروپ کے اشتراک سے اشاعت کے تین سال کے اندر اس کا جائزہ لیا جائے (تجویز 7)۔

[5] پبلک فنانس ایکٹ 1989 میں ترمیم کریں جو انٹیلیجنس اور سیکورٹی ایجنسیوں کو پابند بنائے کہ کارکردگی کی معلومات فراہم کریں جس کی کارکردگی کی جانچ پڑتال آڈیٹر جنرل کر سکتا ہو۔

[6] پارلیمانی انٹیلیجنس اور سیکورٹی کمیٹی کے کردار کو مضبوط بنائیں تاکہ وہ قومی سیکورٹی کے نظام (بشمول انسداد دہشتگردی کی کوشش) اور ترجیحات طے کرنے کے لیے بہتر اور باخبر پارلیمانی نگرانی فراہم کرے اور اس نگرانی کے لیے ضرورت پڑنے پر ارکان حساس معلومات تک رسائی حاصل کر سکتے ہوں۔

[7] نئی قومی انٹیلیجنس اور سیکورٹی ایجنسی (تجویز 2) کے چیف ایگزیکٹو کو ہدایت کریں کہ انسداد دہشتگردی پر ایک مشاورتی گروپ تشکیل دے:

(a) جو قومی انٹیلیجنس اور سیکورٹی ایجنسی اور سیکورٹی اور انٹیلیجنس بورڈ یا اس کے متبادل (تجاویز 2 اور 3) کو مشورہ فراہم کرنے کا ذمہ دار ہو۔

(b) اس کے قیام میں تاخیر کیے بغیر جتنا جلد ممکن ہو قانون سازی میں اس کے افعال طے کیے جائیں۔

[8] نئی قومی انٹیلیجنس اور سیکورٹی ایجنسی (تجویز 2) کے چیف ایگزیکٹو کو ہدایت کریں کہ مشورے میں قومی سیکورٹی اور انٹیلیجنس پر ترجیحات اور ممکنہ خطرات کی سالانہ رپورٹ (تجویز 17) میں انسداد دہشتگردی پر مشاورتی گروپ (تجویز 7) کے گزشتہ سال فراہم کیے گئے مشورے کا خلاصہ اور اس مشورے کے جواب میں اٹھائے گئے اقدامات شامل کرے۔

[9] نئی قومی انٹیلیجنس اور سیکورٹی ایجنسی (تجویز 2)، اور دریں اثنا وزیراعظم اور کابینہ کے محکمہ، کو ہدایت کریں کہ انٹیلیجنس اور سیکورٹی معلومات کے اشتراک کے طریقوں میں بہتری لائیں، بشمول:

(a) مقامی حکومت بشمول مقامی اور علاقائی سطح پر ہنگامی انتظامی ڈھانچوں کو خصوصی توجہ دینے کے ساتھ تمام متعلقہ سرکاری شعبے کی ایجنسیوں میں "بوقت ضرورت آگاہی" کے اصول میں تبدیلی کی تحریک تاکہ یقین دہانی کی جا سکے کہ یہ معلومات کے اشتراک کے قابل بناتی ہے نہ کہ صرف روکتی ہے۔

(b) چھ مہینوں کے اندر، نیوزی لینڈ کے سیکورٹی درجہ بندی نظام کا جائزہ 2018 کی تجاویز کے نفاذ کی نگرانی:

(i) درجہ بندی نظام کے اصولوں کو وسعت دیتے ہوئے تاکہ کوئی معلومات غیر معینہ مدت تک خفیہ نہ رہے، اور جہاں اخفاء کے درجے کے بارے میں شک ہو تو معلومات کو اخفاء کے کم ترین درجہ پر رکھا جائے۔

(ii) سرکاری شعبے کی ایجنسی کی رہنمائی کا جائزہ لینا اور اسے مضبوط بنانا اور تربیت کو ترقی دینا۔

(iii) تاریخی ریکارڈ کی منظم غیر درجہ بندی کے لیے موضوع پر مبنی طریقہ اختیار کرنا۔

(iv) درجہ بندی نظام کے افعال اور کارکردگی کے اشارے تیار کرنا۔

[10] انٹیلیجنس اور سیکورٹی ایکٹ 2017 میں براہ راست رسائی کے معاہدوں کے حوالے سے ترمیم کریں، جو نئی قومی انٹیلیجنس اور سیکورٹی ایجنسی، اور دریں اثنا وزیراعظم اور کابینہ کے محکمے سے تقاضا کرے کہ ذمہ دار وزیر کو انسداد دہشتگردی کی کوشش کے لیے ان کے قیام اور نفاذ کے بارے میں باقاعدہ رپورٹ پیش کرے۔

[11] انسداد دہشتگردی کی کوشش میں ملوث سرکاری شعبے کی ایجنسیوں کے چیف ایگزیکٹوز کو ہدایت کریں کہ وہ غور کریں کہ کیا ان کے پاس سیکورٹی کلیرنس کے حامل ملازمین کی مناسب تعداد موجود ہے اور یقین دہانی کریں کہ اس عملے کے پاس سہولیات اور معلومات کے انتظام اور تکنیکی نظاموں تک مناسب رسائی موجود ہے تاکہ بوقت ضرورت متعلقہ مواد کا جائزہ لینے کے قابل ہوں۔

[12] ایک قابلِ رسائی اطلاع دہندگی کے نظام کو تیار اور بڑھاوا دیا جائے جو عوام کو پُرتشویش رویوں یا حادثات کی حکومت کی طرف سے دیئے گئے رابطے کے مقام پر آسانی اور حفاظت کے ساتھ اطلاع دینے کے قابل بنائے۔

[13] عوام کے خصوصی رویوں کو واضح کرنے والے ایسے اشاروں اور خطرے کے عناصر کو تیار اور شائع کیا جائے جو کسی شخص کی پرتشدد انتہا پسندی اور دہشتگردی میں ممکنہ شمولیت کا مظاہرہ کریں اور نئے ممکنہ خطرات کے ساتھ باقاعدگی سے ان کی تجدید کریں۔

[14] مندرجہ ذیل دفعات کے ساتھ ایک پروگرام تشکیل دیں جو پرتشدد انتہا پسندی اور دہشتگردی پر نیوزی لینڈ کے لیے مخصوص آزاد تحقیق کو مالی اعانت فراہم کرے:

(a) قومی انٹیلیجنس اور سیکورٹی ایجنسی (تجویز 2) کو تحقیق کے لئے کثیر سالہ مالی امداد مختص کی جائے ۔

(b) تحقیق کی ترجیحات اور عطیات وصول کرنے والوں کو نئی قومی انٹیلیجنس اور سیکورٹی ایجنسی (تجویز 2) کے افسران اور انسداد دہشتگردی پر مشاورتی گروپ کے نمائندگان پر مشتمل ایک پینل منتخب کرے، جس میں مشاورتی گروپ کے نمائندگان انتخابی پینل کی اکثریت میں ہوں۔

(c) عطیات وصول کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کی جائے کہ وہ انتہا پسندی اور بچاؤ، پرتشدد انتہا پسندی اور دہشتگردی کے موجودہ اور ابھرتے ہوئے خطرات کا سراغ لگانے اور ردِعمل دینے (تجویز 16) سے متعلق مسائل پر اپنی تحقیق کے نتائج سالانہ جلسے میں شائع اور پیش کریں۔

[15] نیوزی لینڈ میں انتہا پسندی اور بچاؤ، پر تشدد انتہا پسندی اور دہشتگردی کے موجودہ اور ابھرتے ہوئے خطرات کا سراغ لگانے اور ردِعمل دینے کے بارے میں عوامی فہم کو بہتر بنانے کے لیے مواقع پیدا کریں، جس کی قیادت ابتداء میں قومی سیکورٹی اور انٹیلیجنس کے وزیر کریں، جس میں مندرجہ ذیل پر مسلسل عوامی گفتگو شامل ہو:

(a) نیوزی لینڈ کی انسداد دہشتگردی کی کوشش کی نوعیت، بشمول موجودہ خطرات اور یہ کہ سرکاری شعبے کی ایجنسیاں نیوزی لینڈ میں رہنے والوں کی دہشتگردی کے خطرے سے کیسے حفاظت کرتی ہیں۔

(b) انسداد دہشتگردی کی کوشش میں کون ملوث ہیں اور ان کے کردار کیا ہیں، یہ سمجھتے ہوئے کہ انسداد دہشتگردی کی کوشش میں برادریاں، سول سوسائٹی، مقامی حکومت اور نجی شعبہ، بشمول لیکن اس تک محدود نہیں، معلومات کے اہم ذریعہ کے طور پر سب حصہ دار ہیں۔

(c) افراد کی رازداری اور افراد اور برادریوں کی حفاظت کے درمیان توازن قائم کرنے کی ضرورت اور سرکاری شعبے کی ایجنسیوں کا انسداد دہشتگردی اور پر تشدد انتہا پسند کاروائیوں کی روک تھام میں ملوث ہونے کے لئے سماجی اجازت کو سمجھنا۔

(d) عوام کو یہ سمجھنے میں معاونت دینا کہ جب وہ ایسے پُرتشویش رویوں اور واقعات کو پہچانیں جو کسی شخص کے پر تشدد انتہا پسندی اور دہشتگردی میں ملوث ہونے کے امکان کا اظہار کرتے ہوں تو کیا ردِعمل دیں۔

(e) سماجی ہم آہنگی، سماجی شمولیت اور تنوع کیسے ایک مؤثر معاشرے میں تعاون کرتے ہیں۔

[16] نئی قومی انٹیلیجنس اور سیکورٹی ایجنسی (تجویز 2) کو ہدایت کریں کہ تعلقات استوار کرنے کے مواقع پیدا کرنے اور پر تشدد انتہا پسندی اور دہشتگردی کی روک تھام کے بارے میں فہم کے تبادلے کے لیے متعلقہ مرکزی اور مقامی حکومت کی ایجنسیوں، برادریوں، سول سوسائٹی، نجی شعبے اور تحقیق کرنے والوں (تجویز 14) کو ایک دوسرے کے قریب لانے کے لئے سالانہ جلسے کی میزبانی کریں۔

[17] قانون سازی میں تقاضا کریں کہ:

(a) قومی سیکورٹی اور انٹیلیجنس کا وزیر ہر پارلیمانی دور کے دوران قومی سیکورٹی اور انٹیلیجنس کی ترجیحات شائع کرے اور پارلیمانی انٹیلیجنس اور سیکورٹی کمیٹی کے غور کے لیے انہیں بھیجے۔

(b) ذمہ دار وزیر ممکنہ خطرات کی سالانہ رپورٹ شائع کریں۔

(c) پارلیمانی انٹیلیجنس اور سیکورٹی کمیٹی قومی سیکورٹی اور انٹیلیجنس ترجیحات اور ممکنہ خطرات کی سالانہ رپورٹ وصول کرے اور گزارشات پر غور کرے۔

[18] انسداد دہشتگردی کی کوشش سے متعلق تمام قوانین (بشمول ٹیررزم سپریشن ایکٹ 2002 اور انٹیلیجنس اینڈ سیکورٹی ایکٹ 2017) کا جائزہ لیں تاکہ یقینی بنایا جائے کہ، ٹیررزم سپریشن ایکٹ میں دہشتگردی سے پہلے کے جرائم کی تخلیق، انٹیلیجنس اینڈ سیکورٹی ایکٹ کے سیکشن 19 کا نشانے کی تلاش پر اثر کے بارے میں ہنگامی جائزے پر غور کو ترجیح دیتے ہوئے اور بڈاپیسٹ کنونشن کو تسلیم کرتے ہوئے اور نافذ کرتے ہوئے، یہ حالیہ ہے اور سرکاری شعبے کی ایجنسیوں کو مؤثر انداز میں کام کرنے کے قابل بناتا ہے۔

نیوزی لینڈ کے آتشیں اسلحہ کے نظام کو بہتر بنانے کی تجاویز

ہم تجویز کرتے ہیں کہ حکومت:

[19] نیوزی لینڈ پولیس (یا دیگر متعلقہ ادارے) کو ہدایت کرے کہ آتشیں اسلحہ لائسنس کے نظام کے لئے واضح اور قانون کے مطابق پالیسیاں اور عملی معیارات اور رہنمائی تیار کریں۔

[20] نیوزی لینڈ پولیس (یا دیگر متعلقہ ادارے) کو ہدایت کرے کہ آتشیں اسلحہ لائسنس کی درخواستوں پر کام کے لئے ایک الیکٹرانک نظام متعارف کروائے۔

[21] نیوزی لینڈ پولیس (یا دیگر متعلقہ ادارے) کو ہدایت کرے کہ آتشیں اسلحہ لائسنس کے عملے کی باقاعدہ تربیت کو یقینی بنائیں اور ہر تھوڑی مدت بعد ان کے کام کے معیار کا تجزیہ کریں۔

[22] نیوزی لینڈ پولیس (یا دیگر متعلقہ ادارے) کو ہدایت کرے کہ کارکردگی کے اشارئیے متعارف کروائیں جو آتشیں اسلحہ نظام کے مؤثر نفاذ پر مرکوز ہوں۔ اہم مظاہر میں شامل ہوں:

(a) آتشیں اسلحہ لائسنس عملے کی کارکردگی کی باقاعدہ نگرانی تاکہ یقین دہانی ہو کہ قومی معیارات پورے ہو رہے ہیں۔

(b) آتشیں اسلحہ لائسنس نظام میں عوام کا اعتماد بڑھے (جیسا کہ نیوزی لینڈ پولیس شہریوں کے اطمینان کی سروے رپورٹس یا ملتے جلتے طریقہ کار سے پیمائش کی جاتی ہے)۔

[23] نیوزی لینڈ پولیس (یا دیگر متعلقہ ادارے) کو ہدایت کرے کہ ایسے درخواست گزاروں کے معاملے میں دو نئے اعمال کا تقاضا کریں جو درخواست سے پہلے دس سال کے عرصے کے دوران قابل ذکر دورانیوں کے لئے نیوزی لینڈ سے باہر رہ چکے ہوں:

(a) درخواست گزاروں سے تقاضا کیا جائے کہ جن ممالک میں وہ قبل ازیں رہائش پذیر رہ چکے ہوں وہاں کی پولیس یا مجرمانہ تاریخ کی پڑتال فراہم کریں۔

(b) اگر درخواست گزار کے قریبی رشتہ دار یا قریبی ساتھی نیوزی لینڈ میں نہ رہتے ہوں تو آتشیں اسلحہ کے جانچ پڑتال افسران ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے دوسرے ممالک میں موجودہ خاندان کے افراد یا دیگر قریبی رابطوں کا انٹرویو کریں۔

[24] نیوزی لینڈ پولیس آتشیں اسلحہ کی چوٹوں کی طبی پیشہ وران سے لازمی اطلاع دہندگی متعارف کروائیں۔

متاثرہ خاندانوں، زندہ بچ جانے والوں اور گواہان کی بحالی کی جاری ضروریات کو سہارا دینے کی تجاویز

ہم تجویز کرتے ہیں کہ حکومت:

[25] وزارت سماجی بہبود کو ہدایت کرے کہ متعلقہ سرکاری شعبے کی ایجنسیوں بشمول نیوزی لینڈ پولیس، حادثاتی معاوضہ کارپوریشن (ACC)، وزارت انصاف، امیگریشن نیوزی لینڈ اور غیر سرکاری اداروں کے ساتھ مل کر 15 مارچ 2019 کے دہشتگرد حملے کے متاثرہ خاندانوں، زندہ بچ جانے والوں اور گواہان کی بحالی کی جاری ضروریات تک مربوط رسائی کی سہولت دینے کے لئے مل کر کام کریں، بشمول ہر خاندان، زندہ بچ جانے والے اور گواہ کو رابطے کا ایک مستقل نقطہ تفویض کریں جو ان کی طرف سے سرکاری شعبے کی تمام ضروری امداد ان تک پہنچائے۔

[26] ایک اجتماعی اثرات نیٹ ورک اور بورڈ یا دیگر متعلقہ طریقہ کار متعارف کروانے کے بارے میں چھان بین کرے جو سرکاری شعبے کی ایجنسیوں، غیر سرکاری اداروں اور متاثرہ خاندانوں، زندہ بچ جانے والوں اور گواہان کو ایک خصوصی کام کے پروگرام پر متفق کرے جو متاثرہ خاندانوں، زندہ بچ جانے والوں اور گواہان کو تمام جاری خدمات فراہم کرے۔

[27] وزیراعظم اور کابینہ کے محکمے کو متعلقہ سرکاری شعبے کی ایجنسیوں کے اشتراک سے 15 مارچ 2019 کے دہشتگرد حملے کے متاثرہ خاندانوں، زندہ بچ جانے والوں اور گواہان کے ساتھ مذاکرات کی ہدایت کرے کہ اگر کسی انصاف کے کاموں کی خواہش ہو تو ایسے کاموں کے خاکے کی تیاری اور وسائل کی فراہمی کیسے کی جا سکتی ہے۔

سماجی ہم آہنگی اور ہماری بڑھتی ہوئی متنوع آبادی پر نیوزی لینڈ کے ردِ عمل کی تجاویز

ہم تجویز کرتے ہیں کہ حکومت:

[28] اعلان کرے کہ سماجی بہبود اور روزگار کا وزیر اور وزارت سماجی بہبود، سماجی ہم آہنگی، بشمول سماجی شمولیت، کی تعمیر کے لئے ایک کُل حکومتی نظریہ میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے ذمہ دار اور جوابدہ ہیں۔

[29] وزارت سماجی بہبود کو ہدایت کرے کہ برادریوں، سول سوسائٹی، مقامی حکومت اور نجی شعبے کے ساتھ سماجی ہم آہنگی کے اسٹریٹیجک عملی ڈھانچے کی تیاری اور نگرانی اور تشخیص کے دور کے بارے میں مذاکرات اور اشتراک کریں۔

[30] نسلی برادریوں اور کثیر الثقافتی معاشرے پر مرکوز ایک ایجنسی کے لیے حکومت کے اختیارات کی مشینری کی چھان بین کرے اور مقصد کے لیے مناسب ایک انتظامی خاکہ تیار کرے جو دفتر برائے نسلی برادریاں سے توقع کیے جانے والے موجودہ افعال کا احاطہ کرے اور سرکاری شعبے کی نئی ذمہ دار ایجنسی کو مندرجہ ذیل افعال پر توجہ مرکوز کرنے کے قابل بنائے:

(a) حکومت اور سرکاری شعبے کی ایجنسیوں کو ان ترجیحات اور مسائل کے بارے میں مشورہ دینا جو نسلی برادریوں کی بہبود کو متاثر کرتے ہیں۔

(b) نسلی برادریوں کی بہبود میں بہتری کے لیے سرکاری شعبے کی کوششوں، وہ کوششیں کیا ہونی چاہیے اور ان کی ترجیح کیا ہو کے بارے میں تجزیے، نگرانی اور تشخیص کے لیے ڈیٹا اکٹھا اور استعمال کرنا۔

(c) ایک تشخیص کا عملی ڈھانچہ تیار کرنا جس میں حکومتی پالیسیوں اور پروگراموں کا نسلی برادریوں کی بہبود پر اثرات اور تاثیر کا معائنہ کرنے والے کارکردگی کے اشارے شامل ہوں۔

[31] سماجی ہم آہنگی بشمول سماجی شمولیت کے اشارے (جیسا کہ معیار زندگی کا عملی ڈھانچہ) اور مناسب پیمانوں کی تیاری کو ترجیح دے۔

[32] سرکاری شعبے کی ایجنسیوں سے تقاضا کرے کہ تجزیے کے لیے نسلی اور مذہبی آبادی کے اعداد و شمار کا ڈیٹا اکٹھا کرنے کو ترجیح دے اور نیوزی لینڈ کے تیزی سے تبدیل ہوتے معاشرے کے اثرات پر مشورہ دے، بہتر پالیسی سازی کی آگاہی دے اور پالیسی کی تشخیص بہتر بنائے۔

[33] انسداد دہشتگردی کی کوشش میں ملوث سرکاری شعبے کی ایجنسیوں کے چیف ایگزیکٹوز کو ہدایت کرے کہ قیادت والے کرداروں سمیت، کام کرنے والے عملے میں تنوع کو نمایاں حد تک بڑھانے کے لیے انسداد دہشتگردی پر مشاورتی

گروپ (تجویز 7) کے اشتراک سے کوششوں پر توجہ جاری رکھیں۔

[34] پبلک سروس کمشنر کی حوصلہ افزائی کرے کہ وہ ایک سالانہ رپورٹ شائع کرے جو:

(a) سرکاری شعبے کی Papa Pounamu کہ وعدوں پر پیشرفت کے بارے میں جامع نقطہ نظر فراہم کرے بشمول ان شعبوں کی نشاندہی کے جہاں سرکاری شعبے کی ایجنسیاں اچھا کام کر رہی ہیں، ایسے شعبے جہاں پر بہتری لائی جا سکتی ہے اور تمام ایجنسیوں کے بارے میں اہم بصیرت کہ ان کی کوششوں کو کس رخ پر مبذول کیا جانا چاہیے۔

(b) انسداد دہشتگردی کی کوشش میں ملوث سرکاری شعبے کی ایجنسیوں کی پیشرفت پر رپورٹنگ کو ترجیح دے۔

[35] پبلک سروس کمشنر کی حوصلہ افزائی کرے کہ کام کرنے والے عملے میں تنوع کو نمایاں حد تک بڑھانے کے لیے اور پبلک سروس کے پہلے، دوسرے اور تیسرے درجے کے قیادتی کرداروں کے لئے متنوع صلاحیتوں کو متوجہ کرنے کے لیے توجہ مرکوز کرنا جاری رکھیں۔

[36] نیوزی لینڈ کے نوجوان شہریوں کے لیے اپنے کردار، حقوق اور ذمہ داریوں کو سیکھنے اور نسلی اور مذہبی تنوع، شمولیت، تنازعہ کے حل، شہری خواندگی اور ذاتی ضابطے کی قدر و قیمت سیکھنے کے مواقع میں سرمایہ کاری کرے۔

[37] ذمہ دار وزیر – وزیر برائے سماجی بہبود و روزگار – کی قیادت میں تمام نیوزی لینڈ کے شہریوں کو اپنے علم کے تبادلے اور مندرجہ ذیل کے بارے میں اپنی فہم کو بہتر بنانے کے لئے باقاعدہ عوامی گفتگو کے مواقع پیدا کرے:

(a) سماجی ہم آہنگی، بشمول سماجی شمولیت اور اسے حاصل کرنے کے لئے اجتماعی کوشش اور

(b) وہ قدر و قیمت جو ثقافتی، نسلی اور مذہبی تنوع ایک اچھی طرح سے کام کرنے والے معاشرے کو دے سکتا ہے۔

[38] تقاضا کرے کہ سرکاری شعبہ کی برادری کے ساتھ شمولیت نیوزی لینڈ کے کھلی حکومتی شراکت داری معاہدوں کے مطابق ہو بالخصوص:

(a) تقاضا کرے کہ ایجنسیاں اس اثر رسوخ کے درجے کے بارے میں واضح ہوں جو برادری کی شمولیت کو متعلقہ فیصلہ سازی پر حاصل ہے برادریوں پر یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ شمولیت بین الاقوامی ایسوسی ایشن برائے عوامی شرکت IAP2 عوامی شرکت کے معیار پر کہاں بیٹھتی ہے۔

(b) ایجنسیوں کی حوصلہ افزائی کرے کہ بین الاقوامی ایسوسی ایشن برائے عوامی شرکت IAP2 عوامی شرکت کے معیار کے مطابق شمولیت کے درجات "شامل" اور "تعاون" کا زیادہ آغاز کریں۔

[39] نفرت سے تحریک پانے والے جرائم کے اضافے کے لئے مندرجہ ذیل قوانین میں ترمیم کریں:

(a) سمری آفینسز ایکٹ 1981 جو جارحانہ رویوں یا زبان، حملہ، ارادہ کے تحت نقصان اور ڈرانا کے بارے میں ہے۔

(b) کرائمز ایکٹ 1961 جو حملوں کے موجودہ جرائم، آتش زنی اور جان بوجھ کر نقصان پہنچانے کے بارے میں ہے۔

[40] انسانی حقوق کے ایکٹ 1993 کے سیکشن 131 کو منسوخ کرے اور کرائمز ایکٹ 1961 میں نسلی یا مذہبی بد نظمی پیدا کرنے کے ایک جرم، جو محفوظ کردہ خصوصیات جس میں مذہبی وابستگی شامل ہے کے خلاف ہو، بذریعہ دھمکی، بد زبانی یا توہین آمیز مواصلات ہو، ہلچل، نفرت کو برقرار رکھنے یا معمول پر لانے کی نیت پر مبنی ہو، کے لیے ایک دفعہ شامل کی جائے۔

[41] فلمیں، ویڈیوز اور اشاعتی درجہ بندی ایکٹ 1993 کے سیکشن 3 میں "قابلِ اعتراض" کی تعریف میں نسلی برتری، نسلی منافرت اور نسلی امتیاز شامل کرنے کے لیے ترمیم کی جائے۔

[42] نیوزی لینڈ پولیس کو ہدایت کرے کہ مجرمانہ رویے کی شکایات کے اندراج کے اپنے انداز کا جائزہ لے تا کہ تنگ کرنے کے لیے نفرت پر مبنی محرکات کو باقاعدہ طریقے سے پکڑا جا سکے اور اپنے فرنٹ لائن عملے کو ان امور میں تربیت دے:

(a) تعصب کے اشاروں کو پہچاننا تا کہ جب انہیں احساس ہو کہ جرم کا محرک نفرت ہے تو وہ نفرت پر مبنی ممکنہ جرائم کی شناخت کر سکیں۔

(b) مظلومین اور گواہوں کے خیالات کو کھوجنا تا کہ وہ اس وقت یہ درج کرنے کی حیثیت میں ہوں جہاں محسوس ہو کہ ایک جرم کا محرک نفرت ہے۔

(c) نفرت کے ان محرکات کو ایسے انداز میں درج کیا جائے جو بعد ازاں سزاؤں کے ایکٹ 2002 کے سیکشن 9(1)(h) کے استعمال میں سہولت پیدا کرے۔

نفاذ کے لیے تجاویز

ہم تجویز کرتے ہیں کہ حکومت:

[43] ایک وزیر کو ہماری تجاویز کے جواب اور نفاذ کی قیادت اور اسے مربوط بنانے کے لئے ذمہ داری اور جوابدہی دے اور تقرری کا اعلان کرے۔

[44] نفاذ کی نگرانی کا ایک مشاورتی گروپ قائم کرے:

(a) جس میں برادریوں، سول سوسائٹی، مقامی حکومت، نجی شعبہ، متاثرہ خاندانوں، زندہ بچ جانے والوں اور گواہان اور حوالہ گروپ برائے مسلم برادری کے نمائندگان شامل ہوں۔

(b) جو ذمہ دار وزراء (تجاویز 1 اور 43) کو حکومت کے نفاذ کے منصوبے کی شکل اور اس کے عمل میں آنے پر مشورہ فراہم کرے۔

(c) شفافیت میں اضافے کے لئے اس کے مشورے کو شائع کیا جائے۔

اختتامی نوٹ

[1] یہ رپورٹ 15 مارچ 2019 کے دہشت گردانہ حملے سے پہلے کیا ہوا کا ایک آزاد جائزہ فراہم کرتی ہے، اسے روکنے کے لئے کیا، اگر کچھ ہوتا تو کیا جا سکتا تھا اور اب نیوزی لینڈ کے شہریوں کی بہتر حفاظت کے لیے کیا ضرور کیا جائے۔

[2] 15 مارچ 2019 کے دہشتگرد حملے کے خوفناک واقعات میں سے عکاسی اور سیکھنے کی ذمہ داری نمودار ہوئی۔

[3] حکومت کا پہلا فرض اپنے لوگوں کی حفاظت کرنا ہے۔ تاہم قومی سلامتی صرف انٹیلیجنس اور سیکورٹی اور قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں کا ہی کام نہیں۔ سرکاری شعبے کی کئی ایجنسیوں کو بھی کردار ادا کرنا ہے۔ لیکن برادریوں، سول سوسائٹی، مقامی حکومت اور نجی شعبے کے لیے ایسا کرنا بھی اتنا ہی اہم ہے۔ نیوزی لینڈ کے شہری دہشتگردی اور انتہا پسندی کے انسداد میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ یہ کردار ادا کرنے کے لیے نیوزی لینڈ کے شہریوں کو مسائل اور وہ مدد کے لئے کیا کر سکتے ہیں کے بارے میں آگاہ کرنا ضروری ہے۔

[4] اسے ذہن میں رکھتے ہوئے ہم نے اپنی رپورٹ میں ایسا بے شمار مواد شامل کیا جو اس سے قبل انتہائی خفیہ یا خفیہ کے طور پر درجہ بند تھا۔ ہم نے ایسا اس لیے کیا تاکہ سب کے سامنے آ جائے کہ نیوزی لینڈ کی انسداد دہشتگردی کی کوشش درحقیقت کیسے کام کرتی ہے۔ یہ مستقبل کے مباحثے کو باخبر بننے کے قابل بنائے گا۔ ہم ایسے باخبر مباحثے کو سماجی اجازت کے لیے بنیادی اور لہذا انسداد دہشتگردی کی کوشش کے لیے مؤثر سمجھتے ہیں۔

[5] ہم جانتے ہیں کہ ہم نے اپنا تجزیہ اور رپورٹ COVID-19 کے سائے تلے تیار کیا۔ عالمی وباء نے تمام برادریوں پر اثر ڈالا اور یہ ایک شدید یاد دہانی تھی کہ معاشرتی لچک اور سماجی ڈھانچہ کس قدر ضروری ہے۔ یہ اس کی بھی روشن عکاس تھی کہ جب معاشرہ اجتماعی طور پر وسیع عوامی مفاد میں عمل کرتا ہے تو کیا حاصل کیا جا سکتا ہے۔

[6] نیوزی لینڈ کے مستقبل کی بہبود اور حفاظت کے لیے سماجی ہم آہنگی بنیادی ہے۔ اگرچہ نیوزی لینڈ میں سماجی ہم آہنگی کئی دیگر ممالک سے کافی زیادہ ہے، پھر بھی خرابیاں موجود ہیں۔ سماجی ہم آہنگی کو برقرار رکھنا اور اسے بڑھانا حکومت کے لیے ایک اہم کام ہے۔ ہم پراعتماد ہیں کہ خواہش موجود ہے۔ ہم نے اپنی تجاویز میں اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لیے طریقے فراہم کیے ہیں۔

[7] یہ تبدیلیاں آسان نہیں ہوں گی، لیکن ہم نے ایک چیلنج رکھ دیا ہے اور ہماری گزارش ہے کہ حکومت چیلنج قبول کرے اور عمل کرے